بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۵ دسمبر سے ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء تک

مدینۃ المسیح لاہور میں

ایک بابرکت اور روح پرور اجتماع میں شمولیت فرما کر اپنے ایمان میں اضافہ فرمائیے

امروز قوم من نہ شناسد مقام من ۔ روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد صد چہاردہم رحمۃ اللہ علیہ

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ۔ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

چند اکابرین امت کی آراء ، اسلام کے اس بطل جلیل اور فتح نصیب جرنیل کے بارہ میں:

- علامہ محمد شلتوت شیخ الازہر قاہرہ — احمدی ہمارے بھائی ہیں وہ اس کلمہ طیبہ پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں جس پر ہمارا اعتقاد و ایمان ہے (الیسنا فریقین نامز ۹۱ ۱۹۶)
- خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف — مرزا صاحب نیک اور صالح انسان ہیں — حق پر ہیں اور اپنے معاملہ میں سچے اور صادق ہیں مہدی اور مسیح ہونیکا دعویٰ کیا تو وہ ان باتوں میں سے ہے جو جانتے ہے
- مولانا شبلی نعمانی مرحوم — مرزا صاحب کو امام مان لینے میں تو کوئی ہرج نہیں بلکہ نہایت مستحسن امر ہے۔
- سر سید احمد خان صاحب — مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کیوں لوگ پیچھے پڑے ہیں میں سنتا ہوں کہ آدمی نیک بخت اور نمازی پرہیزگار ہے یہی امر انکی بزرگداشت کو کافی ہے
- مولانا ابوالکلام آزاد — آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کردے۔
- علامہ ڈاکٹر محمد اقبال — موجودہ ہندی مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے مفکر ہیں۔ اگر ٹھیٹھ اسلامی تہذیب کا نمونہ دیکھنا ہو تو وہ اسی فرقہ میں ملیگا جو قادیان میں پیدا ہوا ہے
- خواجہ حسن نظامی — جو شخص خدا کو ایک مانے محمد رسول اللہ صلعم کو رسول برحق مانے قرآن کو خدا کا کلام مانے اور قبلہ رخ نماز پڑھے وہ مسلمان ہے ..... اور جو مسجد کا امام مسلمانوں کو کافر

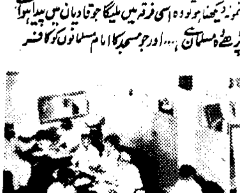

صدر دفتر احمدیہ بلڈنگس لاہور

امام وقت کی جانشین انجمن کی مرکزی مسجد

وہ جگہ جہاں امام وقت کا وصال ہوا

ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

www.aaiil.org

حرفِ آغاز

جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کا یہ دعوت نامہ مع پروگرام اس جلسہ کی اہمیت و نوعیت کے پیشِ نظر غیر معمولی انداز میں نذرِ قارئین کیا جا رہا ہے۔ یہ جلسہ چودھویں صدی ہجری کا آخری جلسہ اور پندرھویں صدی کا اوّلین اجتماع ہے۔ اور ہمارے لئے یہ ایک نہایت اہم تقریب ہے کیونکہ ہم اُس مامور من اللہ کے متّبعین ہیں جس کا چودھویں صدی کے شروع میں شدّت سے انتظار تھا اور احادیثِ نبوی میں جسکی بعثت کے بیسیوں نشانات مذکور ہیں۔ اس ماموؔر کی آمد سے ہی اُمّتِ مسلّمہ کی فلاح و بہبود اور اسلام کے تمام ادیان پر غالب آنیکے وعدے وابستہ تھے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی عنایت کے شکر گذار ہیں کہ اُس نے ہمیں اس مردِ حق کی شناخت کی توفیق بخشی جو چودھویں صدی کا مجدّد، مسیح موعوؔد اور مہدی معہوؔد تھا۔ اِس ماموؔر نے ارشادِ ربّانی ولتکن منکم امۃ ... الخ کے تحت ایک جماعت بنائی، اور دعوت الی الخیر کا کام شروع کیا اور اپنے ساتھیوں کو قرآن مجید کی تعلیمات کے ساتھ دنیا کو فتح کرنے اور جہادِ اکبر کے لئے تیار کیا۔ اور جس نے ایک طرف "پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد" کی نوید سنائی تو دُوسری طرف "مغرب سے طلُوعِ اسلام" کی بشارت دی کہ نبیٔ اکرمؐ کے ارشاد کے تحت آخری زمانہ میں ایسا ہی مقدّر ہے۔ اس سے پہلے ہمارے جلسے سال کے اختتام پر ہُوا کرتے تھے، اور یہ صدی کے اختتام کا جلسہ ہے جس میں ہم نے اس امر کا جائزہ لینا ہے کہ مجدّدِ صدِ چہاردہم کے مشن کو ہم نے کس حد تک پُورا کیا ہے۔ اور اب پندرھویں صدی میں اس جماعت کا لائحہ عمل کیا ہوگا؟

ہمارے مکرّم دوست مولٰینا محمد عبدُاللہ صاحب (مبلغ امریکہ) نے تحریک فرمائی کہ اس رسالہ کے اخراجات طباعت اشتہارات کے ذریعہ وصُول کئے جائیں اور کچھ لوگ تو اپنے اشتہار کی قیمت ادا کریں اور بعض لوگ پچاس ڈالر یا پانصد روپیہ میں ایک صفحہ خرید کر اُسے اپنے بزرگوں اور جماعت احمدیہ کے نامور مجاہدوں کے ذکرِ خیر کیلئے وقف کریں اور انھیں خراجِ عقیدت پیش کریں۔ چنانچہ اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے یہ مرقع ایک سوانحی خاکہ بھی ہے اور جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے دعوت نامہ اور پروگرام بھی پیش کرتا ہے۔

ابتدا میں اس انجمن کے بانیان کا ذکرِ خیر اور ان کی گرانقدر خدمات کا اعتراف ہے جو نہایت اختصار سے دیا گیا ہے۔ اور بعض اصحاب کے صرف اسمائے گرامی درج کئے گئے ہیں جو اوّلون السابقون میں ہونیکی وجہ سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اور اگر کسی کا نام رہ گیا ہو تو اسے محض سہو پر محمول کیا جائے ورنہ ہمارے قلوب میں سب کی یکساں عزّت و توقیر ہے۔ اللھم ارفع درجاتھم وادخلھم فی الجنّۃ۔

(مرزا) مسعوؔد بیگ
جنرل سیکرٹری

۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۰ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے اغراض و مقاصد

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور بفضلہ تعالیٰ اپنی زندگی کے چھیاسٹھ سال پورے کر چکی ہے۔ ۳ مئی ۱۹۱۴ء کو یہ معرض وجود میں آئی اور اسکے وجود میں آنیکی غرض محض ایک صداقت کی حفاظت اور ایک باطل عقیدہ کا استیصال تھا۔ اگر ہمارے چند بزرگان اُسوقت انتہائی بے سروسامانی اور کمزوری اور ناموافق حالات کے باوجود اس غلو کے مقابلہ کیلئے کمربستہ نہ ہوتے جسکی رُو سے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہنے والے خارج از اسلام قرار دیئے گئے اور حضرت مسیح موعود کے نبوت سے انکار کے باوجود اُنھیں مدعی نبوت ٹھہرایا گیا تو آج اُمتِ مسلمہ ایک بڑی گمراہی کا شکار ہو گئی ہوتی اور مسیح موعود کو اسی طرح مسندِ نبوت پر بٹھا دیا جاتا جسطرح مسیح اوّل کو خدا کا بیٹا بنا کر الوہیت کا مدعی قرار دیا گیا۔ اور علّتِ تکفیر جسکے لئے امامِ زمان نے اپنے مخالفین کو موردِ الزام ٹھہرایا تھا خود اُنکے متبعین کی علامت بن جاتی اور اتحاد بین المسلمین کی کوئی صورت باقی نہ رہتی۔ پس احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا وجود میں آنا ایک مبارک امر تھا کیونکہ اس جماعت نے نہ صرف تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیا بلکہ ہر کلمہ گو کو مسلمان قرار دیکر اتحاد بین المسلمین کی بنیاد رکھی اور یہی ایک جماعت ہے جو صحیح معنوں میں ختم نبوت کی قائل اور کلمہ طیبہ کی محافظ ہے۔ ان دینی اور شرعی تقاضوں کے علاوہ اس انجمن نے حضرت امامِ زمان کے مشن کی تکمیل کا بیڑا اُٹھایا اور اسلام کی اشاعت اور قرآن مجید کے انوار کو اطرافِ عالم میں پھیلانے اور حضرت مسیح موعود کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" کو پورا کرنیکا عزم بالجزم کیا اور گذشتہ چھیاسٹھ سال سے اس عزم پر بفضلہ قائم ہے۔

حضرت مولینا محمد علی صاحب علیہ الرحمۃ کا انگریزی ترجمۃ القرآن ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا، اور اس وقت تک اس کے آٹھ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں حضور نبی کریم صلعم کی سیرت طیبہ، مجموعہ احادیث، تاریخ خلافت راشدہ، دین اسلام پر ایک مبسوط تصنیف اور اسلام کے ہر پہلو اور ملت اسلامیہ کی ہر ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر مرحوم و مغفور نے اسّی ۸۰ سے زائد کتب اور رسائل تصنیف فرمائے اور بیشتر کتب کے تیس ۳۰ کے قریب غیر زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ انگریزی ترجمۃ القرآن کے علاوہ جرمن، ڈچ، جاوی اور انڈونیشی زبانوں میں بھی اس انجمن اور اسکی شاخہائے کی طرف سے قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس انجمن کا پیدا کردہ قیمتی لٹریچر اور یہ تراجم ہزاروں کی تعداد میں مُفت تقسیم کئے جا چکے ہیں اور دُنیا کی بڑی بڑی لائبریریوں میں چیدہ چیدہ کتب کے سیٹ بھجوائے گئے ہیں۔ اسوقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے متعلق اہلِ مغرب کا رویہ اور نظریہ بالکل بدل چکا ہے اور انھوں نے اعتراف کیا ہے کہ تعصب کی رَو میں بہہ کر ماضی میں اُنھوں نے اسلام کے ساتھ بڑی ناانصافی کی ہے اور اب وہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی سیرت اور اسلام کی تعلیم سے روشنی حاصل کرنے کے طالب ہیں۔ حتیٰ کہ کیتھولک عیسائی بھی اسلام کو سمجھنے کے خواہاں ہیں اور متلاشیانِ حق کی اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے مرکزی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اور اسکی شاخہائے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگلستان، جرمنی، ہالینڈ، انڈونیشیا، جزائر فیجی، ٹرینڈاڈ، گھانا، سرنیام، کینیڈا، امریکہ اور بھارت کے مختلف مقامات پر تبلیغی کاوشوں میں مصروف ہیں، اور پختہ یقین رکھتی ہیں کہ اب وہ دن بہت دور نہیں جب حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کا ارشاد کہ آخری زمانہ میں مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا پورا ہوا اور اسلام کی رُوحانی روشنی کا یہ چمکتا ہوا سورج ساری دنیا کو نظر آجائے اور حضرت مسیح موعود سے کئے گئے الٰہی وعدے سچے ثابت ہوں کیونکہ یہی اس انجمن کے قیام کی غرض و غایت ہے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

★ اس انجمن کے بانیان کا نہایت مختصر تذکرہ آئندہ صفحات میں پیش کیا جاتا ہے ؛

بانی احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور اور اُن کے رفقائے کرام

حضرت مولینا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ کمال الدین رح — حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ رح — حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ رح — حضرت شیخ رحمت اللہ رح

★ چودھویں صدی ہجری میں اسلامی دنیا کا وہ بے مثل مفکر جسے امامِ وقت رح نے کشف میں اپنا قلم عطا کیا اور اسلام کے اس مجاہدِ کبیر نے اس قلم سے کم و بیش پچاس ہزار صفحات اُردو اور انگریزی میں لکھ کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں ایسا صحت مند اور قدآور لٹریچر دیا ہے جو قیامت تک ملتِ بیضا کی سربلندی اور بالادستی کا لوہا منواتا رہے گا

کتب اُردو

(۱) تفسیر بیان القرآن مع عربی متن
(۲) سیرت خیر البشر
(۳) خلافتِ راشدہ
(۴) مقدمۃ القرآن
(۵) مقامِ حدیث
(۶) حمائل شریف مترجم
(۷) نکات القرآن
(۸) احمد مجتبیٰ (۹) محمد مصطفٰے
(۱۰) النبوۃ فی الاسلام
(۱۱) المسیح الدجال
(۱۲) مسیح موعود
(۱۳) حقیقت مسیح
(۱۴) حقیقت اختلاف
(۱۵) مراۃ الحقیقۃ
(۱۶) حدوث مادہ (۱۷) آیت اللہ
(۱۸) عیسویت کا آخری سہارا
(۱۹) تحریک احمدیت
(۲۰) فضل الباری ترجمہ شرح صحیح بخاری
(۲۱) ہستی باری تعالٰے
(۲۲) اسلام اور موجودہ جنگ
(۲۳) زندہ نبی کی زندہ تعلیم
(۲۴) مسیح موعود اور ختم نبوت
(۲۵) ردِ تکفیر اہلِ قبلہ
(۲۶) اسلام اور دیگر مذاہب
(۲۷) وفات مسیح اور نزول مسیح
(۲۸) مغرب میں تبلیغ اسلام یا اسلام کا دورِ جدید
(۲۹) اسلام یعنی ہمدردی بنی نوع کا مذہب
(۳۰) جماعت احمدیہ کے دو فریق
(۳۱) جمع قرآن

چند مشہور مفکرین کے ان کتب پر تبصرے :

(۱) **مولانا عبدالماجد دریابادی : انگریزی ترجمۃ القرآن)** یہ ترجمان چند کتابوں میں سے ہے جو چودہ پندرہ سال پہلے جب میں ظلمتوں اور دہریت کی گہرائیوں میں بھٹک رہا تھا، میرے لئے شمع ہدایت بن آئیں اور مجھے اسلام کا سیدھا راستہ سمجھایا کا ریڈ والے مولانا محمد علی صاحب جو ہر اس ترجمہ قرآن کے بہت شائق تھے اور وہ ہمیشہ اس کی تعریف کیا کرتے تھے۔

(۲) **مولانا ظفر علی خان :** مولانا محمد علی صاحب کی عالمگیر زندگی کا کوئی لمحہ خدمتِ اسلام سے خالی نہیں۔

(۳) **محمد مارماڈیوک پکتھال :** مولانا محمد علی صاحب کے تصنیفی کارناموں سے تحریک احمدیت ایک خاص شہرت کی مالک بن گئی ہے۔

(۴) **نواب زادہ حاجی ولی اسلام کلکتہ :** میرے علم القرآن کا منبع مولانا محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن ہے۔

(۵) **نواب بہادر یار جنگ :** لاہور جماعت کے امیر مولانا محمد علی صاحب نے اسلام اور قرآن کی جو خدمت کی ہے اس سے کون واقف نہیں۔

(۶) **فیروز خان نون سابق وزیر اعظم پاکستان :** مولانا محمد علی صاحب نے اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے اتنی بڑی خدمت کی ہے کہ گذشتہ پانچ سو سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(۷) **ڈاکٹر عمر بن داؤد پوتا :** مولانا محمد علی صاحب کی وفات سے ہم نے ایک ایسا آدمی کھو دیا ہے جس کی نظیر پاکستان کے نام نہاد علماء میں کہیں نہیں ملتی

حضرت مولینا کا آٹھ قیمتی کتب کا سٹ جو ان کے ارشاد کی تعمیل

میں دنیا کی پانچ ہزار لائبریریوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ تقریباً دو ہزار لائبریریوں کو یہ سٹ بھیجا جا چکا ہے۔

کتب انگریزی

(۱) انگریزی ترجمۃ القرآن مع عربی متن و شرح
(۲) انگریزی ترجمہ قرآن بلا متن مع ضروری نوٹ
(۳) دی ریلیجن آف اسلام
(۴) اے مینول آف حدیث
(۵) محمد دی پرافٹ
(۶) انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف دی قرآن
(۷) محمد اینڈ کرائسٹ
(۸) ارلی خلافت
(۹) فاؤنڈر آف دی احمدیہ موومنٹ
(۱۰) دی بابی موومنٹ
(۱۱) دی مسلم پریئر بک
(۱۲) لونگ تھاٹس آف دی پرافٹ محمد
(۱۳) کال آف اسلام
(۱۴) نیو ورلڈ آرڈر
(۱۵) سیلیکشنز فروم دی ہولی قرآن
(۱۶) پریئرز آف دی ہولی قرآن
(۱۷) اینٹی کرائسٹ گاگ اینڈ میگاگ
(۱۸) انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف حدیث
(۱۹) ہسٹری آف دی پرافٹس
(۲۰) تقدیر اینڈ پری ڈسٹینیشن
(۲۱) نائیو چیپٹرز آف دی ہولی قرآن
(۲۲) کولیکشن آف دی ہولی قرآن
(۲۳) اسلام دی ریلیجن آف ہومینٹی
(۲۴) بیک ٹو اسلام
(۲۵) ٹوسیکشنز آف دی احمدیہ موومنٹ
(۲۶) پرافٹ آف اسلام (انگریزی)
(۲۷) اسلام دی ریلیجن آف ہیومینٹی (انگریزی)

حضرت مولینا محمد علی صاحب علیہ الرحمۃ

حضرت مولینا محمد علی صاحب دسمبر ۱۸۷۴ء میں ریاست کپورتھلہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک اپنے وطن میں تعلیم پائی اور زاں بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۸۹۴ء میں بی اے پاس کیا۔ اور اسلامیہ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر مقرر ہوئے اور اسی دوران ۱۸۹۶ء میں ایم اے پاس کیا۔ ۱۸۹۷ء میں آپ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہوئے ۱۸۹۹ء میں وکالت کا آخری امتحان پاس کر کے آپ گورداسپور میں پریکٹس کرنے کے انتظامات کر رہے تھے اور سول سروس کے امتحان مقابلہ میں بھی شریک ہونا چاہتے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے انھیں انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کیلئے منتخب فرمایا اور آپ نے امام زمان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپکو خدمت دین کیلئے وقف کر دیا اور اپنے دنیاوی مفاد کے سب پروگرام ترک کر دیئے، ریویو آف ریلیجنز میں آپنے ایسے بلند پایہ علمی مضامین لکھے کہ ہر طرف سے تحسین کی صدا بلند ہوئی۔ حضرت مسیح موعود آپکے خلوص، ایثار اور متقیانہ زندگی سے بہت متاثر تھے اور آپ کی خوبیوں کو قابلِ رشک قرار دیتے تھے ۱۹۰۶ء میں حضرت اقدس نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بنا ڈالی جو آپکے بعد جملہ کاروبار چلانیکی ذمہ دار ٹھہرائی گئی اور مولینا محمد علی صاحب اسکے سب سے پہلے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت مولینا نور الدین صاحب کے چھ سالہ دور میں بھی آپ اس انجمن کے سیکرٹری رہے اور قومی تعمیر اور جماعت کی تنظیم و استحکام اور توسیع و اشاعت کے جملہ امور نہایت خوبی سے سرانجام دیتے رہے ——— مئی ۱۹۱۴ء میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا قیام عمل میں آیا اور آپ جماعت کے امیر اور اس انجمن کے صدر منتخب ہوئے اور تادمِ آخر یہ دونوں فرائض نبھاتے رہے اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے آپکو عظیم خدمات دینی کی توفیق عطا فرمائی۔ انگریزی ترجمۃ القرآن جسکی ابتدا ۱۹۰۹ء میں ہوئی تھی ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا۔ اسکی دوسری ایڈیشن ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی اور بیان القرآن یعنی اردو ترجمہ و تفسیر ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی "سیرت خیر البشر" ۱۹۱۹ء میں "محمد دی پرافٹ" (انگریزی) ۱۹۲۳ء میں "تاریخ خلافت راشدہ" ۱۹۲۴ء میں "فضل الباری" ۱۹۲۶ء میں۔ حمائل شریف اردو ۱۹۳۰ء میں "ریلیجن آف اسلام" انگریزی جو حضرت اقدس کی خواہش کیمطابق اسلام پر بطور تصنیف لکھی گئی ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی۔ اور اسی طرح سال بسال حضرت مولینا مرحوم کے قلم سے نہایت قیمتی کتب اور رسائل اسلام کے ہر پہلو پر لکھے گئے جنکی مجموعی تعداد اسی سے زیادہ ہے اور پچاس ہزار سے زائد صفحات آپنے اسلام کی تائید میں رقم فرمائے ہیں ——— اِس بیش بہا علمی خزانہ کے علاوہ آپنے جماعت کی تربیت تنظیم و استحکام اور مبلغین کی تیاری پر خصوصی توجہ فرمائی۔ درسِ قرآن مجید اور علوم قرآنی سے خصوصی شغف اور سیرت رسول اللہ سے وابستگی جماعت احمدیہ کی علامت قرار پائی اور جماعت احمدیہ کے علاوہ عامۃ المسلمین نے بھی آپکی رہنمائی سے بہت فیض حاصل کیا آپکی زندگی کا خلاصہ دو لفظوں میں بیان کیا جاسکتا ہے یعنی "عشق قرآن"۔ قرآن مجید آپکی روح کی غذا تھی، اور انکے دل میں ایک ہی تڑپ تھی کہ قرآن کے پیغام کو اقصائے عالم میں پہنچایا جائے اور دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جائیں، اس غرض کیلئے آپنے مضبوط مالی وسائل فراہم کرنیکی بھی پوری سعی کی اور تراجم قرآن کیلئے کئی لاکھ روپیہ جمع کیا اور اس سے پندرہ سو ایکڑ کے قریب زرعی زمین خریدی تاکہ اسکی آمد سے تراجم کا کام چلتا رہے نیز اشاعت اسلام کے فروغ اور علوم قرآنی کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیلئے آپنے برصغیر کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کیا اور غیر مسلموں میں قرآن مجید کی مفت تقسیم کیلئے بھی وسائل جمع کئے۔ آخری عمر میں آپ طرح طرح کے عوارض میں مبتلا رہے لیکن اس حالت میں بھی قرآن مجید کے ترجمہ پر نظر ثانی اور طباعت کے دوران پروف بینی کا کام کرتے رہے اور جب چھٹی ایڈیشن کے آخری پروف دیکھ چکے تو داعئ اجل کو لبیک کہا۔ گویا اسی کام کیلئے آپ زندہ تھے اور جب وہ کام مکمل ہو گیا تو ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ کے مصداق ٹھہرے اور اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ ۰

حضرت خواجہ کمال الدینؒ صاحب مرحوم

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم و مغفور لاہور کے ایک معزز کشمیری گھرانہ میں ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ سکول کی تعلیم کے بعد آپ مشن کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ آپ شروع ہی سے ایک ذہین و فطین اور معقول پسند نوجوان تھے اور نئی روشنی کے تقاضوں کے مطابق آزاد رو بھی تھے اسلئے بہت جلد مشن کالج کے پادریوں کے زیر اثر آگئے۔ اور کالج کے پرنسپل نے بھی ان کی حوصلہ افزائی شروع کر دی اور خواجہ کمال الدین صاحب کی شب و روز دعوتیں ہونے لگیں، اور وہ عیسائیوں کے اس قدر قریب ہو گئے کہ صرف بپتسمہ لینے کی کسر باقی رہ گئی، اس زمانہ میں عیسائی مذہب قبول کر لینا دنیاوی خوشحالی کی ضمانت اور اچھا عہدہ حاصل کر لینے کا آسان ذریعہ تھا اور اکثر نوجوان اس طرف مائل ہو جاتے تھے۔ لیکن حسن اتفاق سے خواجہ صاحب کو کسی نے حضرت مسیح موعود کی تالیف "براہین احمدیہ" پہنچا دی، اور اُس کے مُطالعہ سے آپ کی ذہنی اور قلبی کیفیت یکسر تبدیل ہو گئی اور اسلام کی صداقت پر اُن کا ایمان دوبارہ مضبوط ہو گیا، اور وہ شخص جو عیسائیت کا شکار ہو چکا تھا، خدا کی قدرت سے بچا لیا گیا اور نہ صرف یہ کہ وہ بچ گیا، بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور مسیح موعود کے انفاسِ قدسی کی برکت سے کاسر صلیب اور اسلام کا بہت بڑا پہلوان ثابت ہوا حضرت خواجہ صاحب مرحوم بی اے پاس کرنے کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں پروفیسر ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب کے بھی قریب ہونے لگے اور ۱۸۹۳ء میں آپ حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوئے۔ بیعت سے قبل امرتسر کے سٹیشن پر حضرت اقدس سے آپ کی ملاقات ہوئی اور حضرت نے خلاف معمول خواجہ صاحب مرحوم کو اپنے سینے سے لگایا اور اسکے بعد آپ سے بیعت لی۔ اس لذت اور کیفیت کو حضرت خواجہ صاحب عمر بھر یاد کرتے رہے کہ انھیں کس قدر ٹھنڈک اور سکون و راحت نصیب ہوئی تھی،

چند سال بعد حضرت خواجہ صاحب نے وکالت کا امتحان پاس کیا اور پشاور میں پریکٹس شروع کر دی اور وقتاً فوقتاً حضرت اقدس کی خدمت میں بھی آپ حاضر ہوتے رہے جس کے لئے حضرت اقدس نے خصوصیت سے آپ کو تاکید فرمائی تھی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ ممکن ہے آپ کو تبلیغ دین کے لئے ملک سے باہر جانا پڑے اسلئے آپ کثرت سے میرے پاس آیا کریں۔ حضرت مسیح موعود کے مقدمات اور عدالتی کارروائی بھی خواجہ صاحب مرحوم کے ہی سپرد تھی۔ اور

مولوی کرم دین کا مقدمہ جب طول کھینچ گیا تو حضرت خواجہ صاحب پشاور میں اپنی پریکٹس چھوڑ کر قادیان آگئے اور اختتام مقدمہ تک حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر رہے اور اپنے اہل و عیال کی تکلیف اور مالی نقصان کی آپ نے کوئی پرواہ نہ کی۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں جب حضرت مسیح موعود نے صدر انجمن احمدیہ کی بنا ڈالی تو خواجہ صاحب مرحوم بھی اُن چودہ ممبروں میں سے تھے اور انجمن کا مشیر قانونی بھی آپ کو نامزد کیا گیا۔ خواجہ صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے وکالت میں بڑی کامیابی عطا کی اور تقریر و تحریر کا ملکہ بھی عطا فرمایا۔ حضرت اقدس نے ایک الہام کی رو سے آپ کو "حسنِ بیان" کا خطاب عطا کیا اور خواجہ صاحب بجا طور پر اس کے مصداق ثابت ہوئے۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی غرض سے آپ انگلستان تشریف لے گئے جہاں چند ماہ آپ کو قیام کرنا پڑا۔ اسی دوران آپ کو ووکنگ کے علاقہ میں ایک مسجد کی موجودگی کا علم ہوا اور آپ نے ڈاکٹر لائٹنر کے ورثا سے مسجد کا قبضہ حاصل کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور حضرت مولینا نورالدین صاحب سے اجازت حاصل کرکے ووکنگ مسلم مشن کی ابتدا کر دی۔

یہ دیار مغرب میں اشاعت اسلام کا پہلا مرکز تھا۔ اور حضرت مسیح موعود کے اُس کشف کی عملی تعبیر تھی جو سنہ ۱۸۹۱ء میں آپ نے "ازالہ اوہام" میں رقم فرمایا کہ وہ شہر لندن میں ایک ممبر پر کھڑے ہیں اور انگریزی زبان میں اسلام کی صداقت پر ایک مدلل تقریر فرما رہے ہیں اور اسکے بعد آپ نے بہت سے سفید پرندے پکڑے ہیں۔ یہ کشف آپ کے مخلص مرید حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی مساعی سے پورا ہوا جنھوں نے کئی انگریز مرد وزن کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ اس مشن کے قیام پر ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا کہ سنہ ۱۹۱۳ء میں ایک مقتدر انگریز لارڈ ہیڈلے الفاروق نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اور اس کے بعد تعلیم یافتہ اور فہمیدہ طبقہ کی اسلام کی طرف توجہ ہوگئی اور بہت سے باوقار اور معزز اور عالم فاضل انگریز، سر عبداللہ آرچی بالڈ ہملٹن، مسٹر حبیب اللہ لوگر ووا اور مسٹر مارماڈیوک پکتھال وغیرہم خواجہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اسی دوران میں ووکنگ مشن سے ایک ماہوار رسالہ "اسلامک ریویو" بھی شائع ہونے لگا۔ جو تبلیغی اغراض میں بہت مددگار ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب کی مساعی سے ووکنگ مشن کو اللہ تعالیٰ نے بہت مقبولیت عطا فرمائی اور خواجہ صاحب نے ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں اور افریقہ و دیگر ممالک کا دورہ کیا اور مشن کیلئے بہت سی مالی امداد فراہم کی۔ سنہ ۱۹۲۸ء میں لارڈ ہیڈلے نے بھی لاہور، پشاور، اور دیگر شہروں کا دورہ کیا۔ اور ان کی آمد سے مسلمانوں میں ایک عجیب ولولہ پیدا ہوا۔

حضرت خواجہ صاحب نے اسلام کی صداقت پر اور عیسائیت کے رد میں بڑی بلند پایہ تصانیف بھی شائع کیں جن میں "ینابیع المسیحیت"، "انجیل عمل"، "ہستی باری تعالیٰ"، "آئیڈیل پرافٹ"، "ٹورڈز اسلام" اور چند دیگر کتب بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ طویل دوروں اور مشن کیلئے مسلسل محنت سے حضرت خواجہ صاحب کی صحت بہت متاثر ہوئی اور سنہ ۱۹۲۶ء سے آپ مسلسل بیمار رہنے لگے۔ لیکن اس بیماری کے عالم میں بھی آپ تصنیف کا کام کرتے رہے اور مشن کے مسائل کی طرف بھی توجہ دیتے رہے بالآخر یہ طویل بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ اور ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء کو باسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم و مغفور ۱۶ اپریل ۱۸۷۲ء کو کلانور (ضلع گورداسپور) کے ایک قدیمی معزز خاندان میں پیدا ہوئے میٹرک تک آپنے لاہور میں تعلیم پائی اور پھر میڈیکل کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ بیس سال کی عمر میں آپنے ۵ فروری ۱۸۹۲ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی جبکہ آپ میڈیکل کالج میں سال اوّل کے طالبعلم تھے، اور دوسرے روز آپکے چھوٹے بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم جو ابھی سکول کے طالبعلم تھے حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوئے۔ بیعت کے بعد دونوں بھائیوں میں جو غیر معمولی تبدیلی آئی اُسے دیکھ کر ان کے والد بزرگوار مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور بھی جو اُس وقت سرکاری ملازمت میں تھے ۱۸۹۳ء میں حضرت امام زمان کی بیعت میں داخل ہوگئے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اقدس سے بیعت کرنے کے بعد نہ صرف نمازوں کی پابندی، نوافل کی ادائیگی اور قرآن مجید کی تلاوت میں باقاعدگی ہوئی بلکہ اپنی تعلیم میں بھی انھیں بہت ترقی محسوس ہوئی وہ ہر سال وظیفہ حاصل کرتے رہے اور آخری سال ایل ایم ایس کے امتحان میں اوّل آئے اور ہاؤس سرجن مقرر ہوئے۔

زمانہ طالبعلمی میں وہ نوجوانوں کی تبلیغی اور اصلاحی جماعتوں کے پُرجوش ممبر تھے اور مذہبی تبلیغ اور مسلمانوں میں سماجی برائیوں کے انسداد کیلئے بہت سعی فرماتے تھے۔ آپنے ہی سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کی ابتدا کی تھی جو خدا کے فضل سے اب ایک مستقل مذہبی تیوہار بن چکے ہیں ——— مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نے سرکاری ملازمت میں اور پرائیویٹ پریکٹس میں بھی نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ اور اپنی فنی مہارت کے علاوہ اپنی نیکی، دیانتداری، ہمدرد طبیعت اور جذبہ خدمت خلق سے ہر کس و ناکس کو متاثر کیا اور ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی ہر مذہب و ملت کے لوگ آپکے اخلاق حسنہ کے گرویدہ ہوئے۔ جماعت احمدیہ سے بالخصوص آپ بہت مروت اور حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ ان دونوں بھائیوں کو جماعت میں ایک خصوصی مقام حاصل تھا اور حضرت مسیح موعودؑ انھیں بہت عزیز جانتے تھے اور بیٹوں کی طرح ان سے محبت کرتے تھے۔ مرزا صاحب مرحوم حضرت مسیح موعودؑ اُن کے اہل خانہ اور سارے خاندان کے معالج تھے، اور قومی کاموں کے علاوہ خاندان مسیح موعودؑ کے علاج معالجہ کیلئے بھی اکثر قادیان جایا کرتے تھے اور کم و بیش ہر چھٹی کا دن آپ قادیان میں گذارا کرتے تھے۔ حضرت مولینا نورالدین صاحب کے زمانہ میں بھی آپ کا یہی معمول رہا اور مولینا عبدالکریم صاحب کے علاج میں بھی آپ نے کمال نمونہ دکھایا۔

۱۹۱۴ء میں جب احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور معرضِ وجود میں آئی تو آپ اُس کے پہلے آنریری سیکرٹری مقرر ہوئے۔ آپ اُس وقت میو ہسپتال میں ڈاکٹر اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں اناٹومی کے لیکچرار تھے، اور آپ نے اپنی مصروفیات کے باوجود اس قومی خدمت کو قبول کیا۔ اور جب ۱۹۱۵ء میں سول سرجن کے عہدہ پر آپ کا تبادلہ لاہور سے باہر ہو گیا تو یہ آپ کے لئے ایک کڑی آزمائش کا وقت تھا۔ ایک طرف شاندار دنیاوی مستقبل اور اونچے عہدوں پر ترقی پانے کا موقعہ اور دوسری طرف فرض کی پکار اور ایک نوزائیدہ کمزور دینی انجمن کو سہارا دینے کی ضرورت، تو ایسے وقت میں آپ نے "دین کو دنیا پر مقدم کرنے" کا کامل نمونہ دکھایا اور سول سرجنی سے استعفیٰ دے کر انجمن کی خدمت کو ترجیح دی اور اپنی پرائیویٹ پریکٹس پر قناعت کی، پریکٹس کے دوران اللہ تعالیٰ نے مال، دولت، عزت، شہرت، مرتبہ سب نعمتیں آپ کو عطا کیں اور آپ کو سرکاری ملازمت ترک کرنے کا کبھی افسوس نہ ہوا۔ انجمن کی خدمت کیلئے اس آنریری منصب کے علاوہ بھی آپ بہت وقت دیتے تھے مختلف شہروں کا دورہ کرنا، مالی استحکام کیلئے روپیہ جمع کرنا اور خود گرانقدر رقوم پیش کرنا اور اپنی جائیداد کا ایک حصہ بھی انجمن کے نام آپ نے وقف کر دیا۔

جماعت احمدیہ کی خدمت کے علاوہ مرزا صاحب مرحوم نے مسلمانوں کی ہر قومی تحریک میں حصہ لیا اور جب بھی مسلمانوں پر کوئی سخت لمحہ آیا تو آپ قومی جذبہ سے سرشار ہو کر خدمت کرنے والوں کی صفِ اوّل میں نظر آئے۔ آپ انجمن حمایت اسلام انجمن اسلامیہ پنجاب، انجمن ترقی تعلیم امرتسر، مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ اور ایسی کئی تنظیموں کے رکن تھے۔ میڈیکل پروفیشن کی بھی آپ نے بے نظیر خدمت کی، اور ہزاروں ڈاکٹروں کو فائدہ پہنچایا۔ اور تمام سرکاری وغیر سرکاری تنظیموں کے آپ ممبر تھے، اور حکومت اور عوام دونوں میں بڑی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ بیحد مہمان نواز تھے اور اپنی جماعت کے احباب کے علاوہ ہر نومسلم، جماعت میں نیا شامل ہونے والا، اور ممالک اسلامیہ کا سیاح، عرب، ترک، مصری، افغانی، ایرانی سب لوگ مرزا یعقوب بیگ صاحب کے مہمان ہوتے تھے اور آپ اُنکی تواضع سے خوش ہوتے تھے، آپ اپنے زیرِ اثر لوگوں کو جماعت میں شمولیت کی تلقین فرماتے تھے اور بے شمار لوگ آپ کا نمونہ دیکھ کر جماعت میں شامل ہوئے۔ جماعت میں شامل ہونے والوں کی آپ بہت عزت اور قدر کرتے تھے اور قابلِ امداد لوگوں کی آپ خفیہ امداد کرتے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں جب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم نے وفات پائی تو آپ انجمن کے وائس پریذیڈنٹ منتخب ہوئے اور تا دمِ آخر اسی عہدہ پر فائز رہے اور کارِ خیر کا کثیر اندوختہ جمع کر کے آپ ۱۱ر فروری ۱۹۳۶ء کو عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ آپ کی وفات پر حضرت مولانا محمد علی صاحب امیر قوم نے فرمایا۔

★ "حضرت مرزا صاحب مرحوم نے جو قربانیاں دی ھیں۔ اُن کا بیان کرنا میری طاقت سے باھر ہے۔ اللہ ھی ان کو جانتا ہے۔ اور دُعا ہے کہ وھی اُنکا اجر اُنھیں دے۔"

اللھم اغفرلہ وارفع درجاتہ

حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ان پانچ بانیان جماعت احمدیہ لاہور میں سے تھے جن کا ذکر خیر پہلے آچکا ہے۔

آپ کا وطن مالوف تحصیل شکر گڑھ (حال ضلع سیالکوٹ) کا ایک گاؤں کالی چیچی تھا لیکن آپ کی ولادت ۱۸۷۰ء میں صوبہ سرحد کے ایک قصبہ لکی مروت میں ہوئی جہاں آپ کے والد بزرگوار بہ سلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی جہاں علامہ سر محمد اقبال آپ کے ہم جماعت تھے اور دونوں کی بچپن کی دوستی آخر عمر تک قائم رہی۔ ۱۸۹۴ء میں شاہ صاحب نے میٹرک پاس کر کے میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لیا اور ۱۸۹۹ء میں ایل ایم ایس کا امتحان پاس کر کے سرکاری ملازمت میں آئے۔ ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء میں حضرت شاہ صاحب پلیگ ڈیوٹی پر ضلع گورداسپور میں متعین تھے جب آپ کے ایک قریبی عزیز سید شاہ امیر صاحب نائب تحصیلدار جو احمدی ہو چکے تھے آپ کو اپنے ہمراہ قادیان لے گئے۔ شاہ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کی مجلس اور آپ کی طرز بود و باش اور کلام و تخاطب سے بہت متاثر ہوئے۔ آپ کا خیال تھا کہ مرزا صاحب کوئی پیر ہونگے اور وہاں پیروں جیسا جاہ و جلال ہوگا، لیکن جب آپ نے حضرت اقدس کو اس طرح گھل مل کر اپنے ساتھیوں میں بیٹھے دیکھا کہ آپ کو پوچھنا پڑا کہ حضرت مرزا صاحب کون ہیں؟ تو اس امر کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا۔ اسی طرح حضرت صاحب کی گفتگو اور بعض مسائل کے بیان سے حضرت شاہ صاحب بہت متاثر ہوئے اور دوسری مرتبہ خود قادیان گئے اور بیعت کر لی۔

حضرت شاہ صاحب کیلئے جلد ہی اللہ تعالیٰ نے لاہور میں مستقل ملازمت کا انتظام کر دیا، اور آپ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور کے چوٹی کے ڈاکٹروں میں شمار ہونے لگے اور وسیع پیمانہ پر آپکی پریکٹس چلنے لگی۔ لیکن ہر ہفتہ کی شام کو آپ حضرت مرزا صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے ہمراہ قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اتوار کا دن وہاں گزار کر رات کو واپس لاہور آجایا کرتے۔ حضرت مسیح موعود کے نامزد کردہ چودہ ممبران مجلس معتمدین میں حضرت شاہ صاحب بھی شامل تھے اور یہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کاروبار میں بڑی دلچسپی لیتے رہے۔ جب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ۱۹۱۴ء میں قائم ہوئی تو حضرت شاہ صاحب اس کے محاسب منتخب ہوئے اور سالہا سال تک آپ آنریری طور پر یہ خدمت بجا لاتے رہے۔ انجمن کے ابتدائی ایام میں آپ نے اپنا وقت اپنا مال اپنی توجہ اور محنت اس انجمن کی مضبوطی پر صرف کی اور آپ نے ایک مکان حضرت امیر قوم کی رہائش کیلئے پیش کیا۔

اور مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نے دفاتر انجمن کیلئے مکان پیش کیا۔ اور پھر دونوں نے یہ مکانات انجمن کے نام ہبہ کر دیئے حضرت شاہ صاحب مرحوم اپنی پریکٹس میں وصول شدہ فیس کا تیسرا حصہ انجمن کو بطور چندہ دیا کرتے تھے اور اس غرض کیلئے آپنے گھر میں دو تھیلیاں مختلف رنگوں کی رکھی ہوئی تھیں، ایک انجمن کیلئے اور ایک گھر کی ضروریات کیلئے۔ اس ماہوار عطیہ کے علاوہ قومی ضروریات کیلئے آپ خطیر رقمیں پیش کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکے اموال میں بڑی برکت دی۔ قادیان میں ہائی سکول کے قریب جو مسجد ۱۹۰۸ئہ میں تعمیر ہوئی۔ اور "مسجد نور" کے نام سے موسوم ہوئی۔ اس کے اخراجات تعمیر حضرت شاہ صاحب نے ادا کئے۔ اسی طرح احمدیہ بلڈنگس لاہور میں احمدیہ مسجد جو ۱۹۱۰ئہ میں تعمیر ہوئی اسکے اخراجات بھی شاہ صاحب مرحوم نے ادا کئے۔ جب آپ مسلم ٹاؤن میں تشریف لے آئے تو مسلم ٹاؤن میں بھی ایک وسیع مسجد اور ایک کنواں آپنے تعمیر کرایا، اور مؤذن کیلئے مکان بھی بنوایا اور یہ سب انجمن کے حوالہ کر دیا۔ آپ مسلم ٹاؤن میں احمدی احباب کی ایک بستی بسانا چاہتے تھے لیکن صرف چند احباب نے یہاں مکانات تعمیر کئے اور باقی شہر میں رہائش کے فوائد کے پیش نظر یہاں نہ آئے اور آج قریباً نصف صدی کے بعد پھر "دارالسلام" میں بستی آباد ہو رہی ہے۔

حضرت شاہ صاحب کو رفاہ عام کے کاموں سے بڑی دلچسپی تھی۔ مسلمانوں میں بوجہ غربت و افلاس ماندگی تپ دق کا موذی مرض بہت پھیل رہا تھا اور اُن کا اپنا کوئی سینی ٹوریم نہ تھا۔ اور ہندوؤں کے ہسپتالوں میں انھیں جگہ نہ ملتی تھی۔ اس وقت کے پیش نظر کوہ مری کے قریب سامالی کے مقام پر پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک قطعہ زمین ۲½ صد کنال کا حضرت شاہ صاحب نے حاصل کیا۔ اور وہاں محمد حسین سینی ٹوریم قائم کیا جو اس وقت بڈکراس کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ اور ہزاروں بندگان خدا کی زندگی بچانے کا موجب ہوا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنی بہت سی قیمتی جائیداد انجمن کے نام وقف کر دی جس میں آپکی بیگم صاحبہ اور آپ کی اولاد کی رضامندی بھی شامل تھی، مرکز احمدیہ بلڈنگس میں احمدیہ مارکیٹ، مہمان خانہ احمدیہ اور احمدیہ ہال جس عمارت کا حصہ ہیں یہ حضرت شاہ صاحب کی ہبہ کردہ تھی جسے انجمن نے از سر نو تعمیر کرایا۔ ریاست بہاولپور میں ایک مربع زمین آپ نے انجمن کے نام ہبہ کر دی تھی، سامالی سینی ٹوریم میں رہائشی مکان اور ۲۵ کنال زمین بھی انجمن کے نام وقف کر دی۔ بھوپال میں آباد کاری پر زمین لی تو اس میں بھی کئی ہزار ایکڑ انجمن کے لئے تجویز کی، ہالینڈ میں جب شروع شروع میں مشن قائم ہوا۔ اور مرزا ولی احمد بیگ صاحب مرحوم نے اس کی ابتدا کی تو اس مشن کا پورا خرچ حضرت شاہ صاحب مرحوم نے اپنے ذمہ لیا۔ اچھوتوں میں تبلیغ پر شاہ صاحب مرحوم نے بہت روپیہ صرف کیا۔ اور نو مسلمین کی بہت حوصلہ افزائی کی۔

اپنے خاندان کے افراد کے علاوہ آپ نے بہت سے یتامیٰ اور مساکین کی پرورش کی اور انھیں تعلیم دلا کر روزگار پر لگایا۔ شاہ صاحب مرحوم و مغفور عالی ظرف، خوش اخلاق، مہمان نواز اور دین کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے انسان تھے اور شب و روز اپنا وقت خدا کے دین کی نصرت اور مخلوقِ خدا کی بھلائی کے لئے صرف کرتے تھے۔ آپنے ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ئہ کو وفات پائی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ ○

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ التاجر الصدوق الامین یبعث مع الانبیاء یعنی راستباز اور امانت و دیانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ یہ بہت بڑی بشارت ہے جس کے مصداق ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور حضرت امام زمان کے متبعین میں سے بھی ایسے لوگ ہوئے ہیں جن میں سے ایک حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم ومغفور تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں امام وقت کو ان کے ابتدائے دعویٰ سے ہی شناخت کرنے کی توفیق عنایت فرمائی اور وہ السابقون الاولون میں شمار ہوئے۔ شیخ صاحب موصوف گجرات کے ایک معزز قانونگو خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور ابتدا میں کچھ عرصہ سرکاری ملازمت کرنے کے بعد آپ نے لاہور کے انارکلی بازار میں ایک چھوٹی سی دکان کھولی جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت دی اور وہ ترقی کرتے ہوئے "بمبئی ہاؤس" کے نام سے موسوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے مسلسل افضال کے تحت چند سال میں مزید ترقی ہوئی اور حضرت شیخ صاحب نے مال روڈ لاہور پر ایک کوٹھی کرایہ پر لی۔ اور "انگلش ویر ہاؤس" کے نام سے اس میں دکان منتقل کرلی۔ اور چند سال بعد اسی سڑک پر اپنی عمارت تعمیر کرلی جس کا سنگ بنیاد رکھنے کا حضرت مسیح موعود نے وعدہ فرمایا تھا لیکن آپ کی زندگی میں ایسا نہ ہو سکا۔ اور حضرت مولانا نورالدین صاحب نے ۱۹۱۲ء میں اس نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا، اور کثیر جماعت کے ساتھ بہت لمبی دعا فرمائی۔

شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم اپنی تجارت کے سلسلہ میں قریباً ہر سال انگلستان تشریف لے جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت فروغ عطا فرمایا۔ اور روحانی طور پر بھی امام زمان نے ان کے بارہ میں جو پیش گوئی کی تھی کہ "شیخ رحمت اللہ جوان، صالح، یک رنگ آدمی ہے۔ ان میں فطری طور پر مادۂ اطاعت، اخلاص اور حسن ظن اس قدر ہے جس کی برکت سے وہ بہت سی ترقیات اس راہ میں کر سکتے ہیں" صحیح ثابت ہوئی اور شیخ صاحب موصوف نے بہت سے روحانی مدارج طے کئے۔

حضرت شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی امور میں بھی بڑی لیاقت عطا فرمائی تھی۔ اور وہ اپنی فراست اور دانائی سے جلد بات کی تہ کو پہنچ جاتے تھے، اور نہایت پیچیدہ معاملات کو خوش اسلوبی سے سلجھا دیتے تھے، اس

کے ساتھ ہی آپ کا زہد و تقویٰ اس درجہ بڑھا ہوا تھا کہ رنج و راحت اور عسر و یسر میں کبھی آپ خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوئے۔ نمازوں کی پابندی کے علاوہ نوافل بھی آپ کثرت سے ادا کرتے تھے اور نماز تہجد کے علاوہ اشراق بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے اور اشراق کے نوافل کی ادائیگی کے بعد دکان کھولتے تھے۔ اللہ تعالیٰ پر آپ کو اس قدر ایمان تھا کہ باوجود امارت اور فارغ خاطری کے آپ خداوند تعالیٰ کے ذکر سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بناڈالی تو چودہ معتمدین انجمن میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کو بھی نامزد فرمایا، اور آپ نے سلسلہ احمدیہ کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے اموال سے جماعت کو کئی رنگ میں بہت فائدہ پہنچا، اور آپ نے ہمیشہ انشراح صدر سے روپیہ صرف کیا۔

۱۹۰۳ء میں حضرت اقدس نے قادیان میں "بیت الدعا" تعمیر کرایا۔ اور اسکے تمام اخراجات حضرت شیخ صاحب نے ادا کئے۔ جب کوئی خصوصی ضرورت پیش آئی، تو شیخ صاحب اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور بارہا آپ نے ہزار روپیہ تک بھی چندہ پیش کیا۔ اور معمول کے مطابق یکصد روپیہ ماہوار چندہ دیتے تھے۔ اور حضرت اقدس کی خدمت میں نئے پارچات بنوا کر سال میں دو تین مرتبہ پیش کرتے تھے اور حضرت مولانا نورالدین صاحب کے زمانہ میں بھی انفاق فی سبیل اللہ کا سلسلہ جاری رہا۔

جب ۱۹۱۴ء میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور قائم ہوئی۔ تو آپ اُس کے وائس پریذیڈنٹ منتخب ہوئے اور دس سال تک آپ نے اس نوزائیدہ انجمن اشاعت اسلام کی بڑی توجہ اور خلوص محبت سے خدمت کی۔ اور دل کھول کر مالی امداد دیتے رہے۔ آپ نے اگست ۱۹۲۴ء میں وفات پائی۔

اپنی وفات سے قبل جب آپ نے وصیت لکھوائی، تو ورثا کے حصہ شرعی کے علاوہ انجمن کے لئے بھی ایک حصہ جائیداد وقف فرمایا۔ اور اپنی اولاد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

★ "میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجارت کی تھی۔ جس سے مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔ تم بھی خدا کے ساتھ تجارت کرو، تمہیں بھی فائدہ ہوگا۔"

دیگر احباب و مخلصینِ جماعت کا تذکرہ

بانیانِ جماعت کے ذکرِ خیر کے بعد دیگر احبابِ جماعت کا ذکر بھی ضروری ہے جنھوں نے بڑے اخلاص کیساتھ عمر بھر اس انجمن کی خدمت کی، اور اپنے اموال خدا کی راہ میں صرف کئے اور ما الموٴمن اللہ سے کیا ہُوا عہد خوب نبھایا۔ قلّت گنجائش انکے تفصیلی حالات رقم کرنیکی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن اس سے یہ تاثر نہ لیا جائے کہ انھیں کم اہمیت دی گئی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں، خدا کے نزدیک بھی ان مخلصین کا بڑا درجہ ہے اور ہمارے قلوب میں بھی انکی بیحد وقعت ہے، جن پانچ بزرگوں کا حال کسی قدر تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ یہ ان معطی حضرات کی فرمائش کی تعمیل ہے جنھوں نے اس کتابچہ کے صفحات عطیہ دیکر خرید لیے ہیں، اور باقی مواد انجمن کی طرف سے رقم کیا گیا ہے، اور جیسا کہ عرض کیا گیا ہے ان دیگر مخلصین کے اسمائے گرامی نیچے درج کرکے تمام دوستوں اور جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ ان بزرگوں کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں اور ان کیلئے ترقی درجات اور رحمتِ ایزدی کی دُعا کریں ——— اس سلسلہ کی تاریخ سے واقف حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ کس بے سروسامانی اور ناموافق حالات میں جماعت لاہور کی بنیاد رکھی گئی۔ ہمارے ان چند زعماء کا کمال حوصلہ تھا جو اتنا بنا بنایا سلسلہ اور جائیداد و املاک سب کچھ قادیان میں چھوڑ کر خالی ہاتھ لاہور آگئے اور یہاں آکر بھی نہ عدالت کا رُخ کیا اور نہ کوئی پنچایت بٹھائی بلکہ صرف اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر اس مقصد کو پورا کرنیکی طرف توجہ دی جسکی خاطر ان لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں اور جس کے لئے عظیم قربانی اور ایثار کو اپنا شعار بنایا تھا۔ اور وہ مقصد تھا حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنا یعنی غلبۂ اسلام، کسرِ صلیب، اور مغرب سے طلوعِ آفتاب کے وعدوں کے پورا ہونے کا سامان کرنا۔ نیز اسلام کے مسلمات میں جو رخنہ اندازی کی گئی اس کا سدباب کرنا یعنی عقیدۂ اجرائے نبوت اور حضرت اقدس کے نبی ہونیکی تردید اور آپکے نہ ماننے والوں کی تکفیر کا ردّ۔ انہی مقاصد کی خاطر جماعت لاہور وجود میں آئی تھی اور ان عقائد کی خاطر قادیان سے علیحدگی ہمارے بزرگوں کا یقیناً بڑا جرأت مندانہ اور دلاورانہ اقدام تھا جس کی اسلامی تاریخ میں بہت کم مثالیں نظر آتی ہیں۔ اور یہ چند بزرگ آئیندہ نسلوں کے تشکّر و امتنان اور دلی دُعاؤں کے مستحق ہیں جن کی بدولت آج ہم جادۂ مستقیم پر قائم ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ○

واقعات کی ترتیب کے مطابق ۳ مئی ۱۹۱۴ء کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ انجمن کے قواعد پیش ہوکر پاس ہوئے اور جماعت کی مجلس معتمدین کا پہلا اجلاس ہُوا۔ کل ۵۹ ممبران مجلس معتمدین چُنے گئے جن میں سے چودہ ممبر دوامی ممبر تھے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب کو امیر قوم اور پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو سیکرٹری اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو فنانشل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ یہ چودہ ممبر غالباً حضرت مسیح موعودؑ کے تتبع میں دوامی رنگ میں چُنے گئے کہ یہ ہمیشہ انجمن کے رُکن رہیں۔ پس سب سے اوّل یہی چودہ ارکان اور ۵۹ معتمدین قابلِ ذکر ہیں، لیکن ان کی فہرست درج کرنیکی بجائے ایک اس سے بڑی فہرست قابلِ اندراج نظر آتی ہے جس میں یہ چودہ دوامی ارکان بھی موجود ہیں، ۵۹ معتمدین بھی موجود ہیں اور اُن کے علاوہ بھی جماعت کے چند مخلص اور متقی احباب شامل ہیں اور یہ فہرست ستّر اصحاب پر مشتمل ہے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی حلف اٹھا کر اس امر کا اعلان کیا کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا

محض افترا ہے کیونکہ آپ نبوت کو آنحضرت صلعم پر ختم سمجھتے تھے اور آپ کیلئے جو نبی کا لفظ آیا ہے اس سے مراد فی الحقیقت نبی نہیں بلکہ مجازی یا جزوی ظلی نبی ہے جسے محدث کہا جاتا ہے نیز انھوں نے حلفاً شہادت دی کہ وہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے بیعت شدہ ہیں اور مرزا محمود احمد صاحب کا یہ اعلان کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ابتدا میں نبوت کا نہ تھا مگر نومبر ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنا دعویٰ تبدیل کرلیا، واقعات اور حقیقت کے بالکل خلاف ہے، اور ان حلف لینے والوں کے وہم و گمان میں بھی کبھی یہ بات نہیں آئی کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کی تھی یا آپکی سابقہ تحریریں جو انکارِ دعویٰ نبوت سے بھری پڑی ہیں منسوخ ہوگئیں ——— ستر بزرگوں کی یہ حلفی شہادت حضرت اقدس کی صداقت اور جماعت لاہور کی صداقت کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کیونکہ اظہار حق کیلئے حلف سے اوپر اور کوئی چیز نہیں اور اس حلف کی آجتک تردید نہیں ہوسکی، اس حلف کی اشاعت کیساتھ ہی حضرت مولینا محمد علی صاحب اور حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے مرزا محمود احمد صاحب کو چیلنج پر چیلنج دیئے کہ وہ بھی حضرت اقدس کے ان اصحاب سے جنھوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کی ہو یہ شہادت دلوائیں کہ وہ حضرت کو ۱۹۰۱ء سے پہلے تو مجدد مانتے تھے مگر ۱۹۰۱ء میں حضرت صاحب نے اپنے عقیدہ دربارہ نبوت میں تبدیلی کرلی اور اسکے بعد وہ انکو نبی ماننے لگے۔ جب پے در پے چیلنج کا کوئی جواب نہ آیا تو لاہور سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ ستر آدمیوں کی حلفیہ شہادت اگر ممکن نہیں تو صرف ایک حلفیہ شہادت ہی پیش کریں تو اسکے جواب میں اخبار "الفضل" مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۱۵ء میں ذیل کا اعلان شائع ہوا۔ "ہمارے احباب خواجہ صاحب کو فرداً فرداً جواب نہ دیں جو حلفیہ شہادتیں خواجہ صاحب نے طلب کی ہیں، انکی نسبت جدا جدا طبع آزمائی کی ضرورت نہیں، سلسلہ عالیہ کے مرکز اور مقامِ خلافت سے ہی سب کا یکجا جواب ہوجائیگا" لیکن اس کا آجتک جواب نہیں آیا۔ اور گذشتہ چھیاسٹھ سال میں کسی ایک شخص نے بھی حلفیہ شہادت نہیں دی کہ حضرت صاحب نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کی تھی۔ نہ انفرادی طور پر جواب آیا اور نہ مقام خلافت سے جواب آیا ——— * ذیل میں اُن ستر اصحاب کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں:۔

دستخط:۔ (۱) مولوی سید محمد احسن امروہی (۲) مولوی محمد عبداللہ خان پٹیالوی (۳) مولوی محمد مبارک علی سیالکوٹی (۴) مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور (۵) مولوی حکیم مرزا خدا بخش صاحب (مصنف عسل مصفیٰ) (۶) مولوی محمد علی لاہور (۷) مولوی محمد یحییٰ دیگ ال (۸) شیخ رحمت اللہ تاجر لاہور (۹) مولوی محمد یعقوب دیگراں (۱۰) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ لاہور (۱۱) شیخ ضیاء اللہ سابق ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان (۱۲) مولوی محمد حسن قریشی تلعدار (۱۳) بابا ہدایت اللہ شاعر پنجابی لاہور (۱۴) میاں نبی بخش گورنمنٹ پنشنر لاہور (۱۵) مرزا جمال الدین خوشنویس (۱۶) شیخ دین محمد لاہور (۱۷) ماسٹر فقیر اللہ لاہور (۱۸) ڈاکٹر نبی بخش بھاٹی دروازہ لاہور (۱۹) حافظ فضل احمد حال مدد ملہی (۲۰) حافظ غلام رسول سوداگر وزیر آباد (۲۱) چوہدری غلام حسن سابق سٹیشن ماسٹر ساکن لویری (۲۲) شیخ غلام حسین صدیقی احمدی سیالکوٹی (۲۳) شیخ محمد جان وزیر آباد (۲۴) شیخ عبدالرحمٰن وزیر آباد (۲۵) مولوی عزیز بخش بی اے ڈیرہ غازیخان (۲۶) ولی محمد مثل خوان ڈیرہ غازیخان (۲۷) ماسٹر غلام محمد بی اے ہیڈ ماسٹر راولپنڈی (۲۸) حکیم سردار خان برادر حکیم شاہنواز خان مرحوم راولپنڈی (۲۹) سیٹھ احمد الدین سابق میونسپل کمشنر جہلم (۳۰) شیخ قمر الدین سوداگر چشمہ جہلم (۳۱) مستری عبدالستار جہلم (۳۲) شیخ غلام محی الدین اپیل نویس جہلم (۳۳) مولوی محمد ابراہیم امام مسجد جہلم (۳۴) ڈاکٹر حیات محمد خان ساز راولپنڈی (۳۵) بابو اللہ بخش آفیسر منشی جہلم (۳۶) بابو عبدالحق کلرک دفتر نہر جہلم (۳۷) عبدالستار جہلم (۳۸) مستری یعقوب علی جموں (۳۹) ماسٹر محمد رمضان جموں (۴۰) ملک شیر محمد خان بی آر سول اسسٹنٹ جموں (۴۱) مفتی فضل احمد جموں (۴۲) مستری شہاب الدین جموں (۴۳) محمد شاہ جموں (۴۴) نواب خان اہلمد جموں (۴۵) سید مسعود شاہ مدرس جموں (۴۶) مستری نظام الدین جموں (۴۷) سید امیر علی شاہ پنشنر سب انسپکٹر (۴۸) شیخ ہدایت اللہ پشاور (۴۹) میاں محمد مکی پشاور (۵۰) سید لعل شاہ قریشی پشاور (۵۱) شیخ فضل کریم پشاور (۵۲) رمضان علی پشاور (۵۳) منشی نواب خان سب انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ (۵۴) شیخ مولا بخش سیالکوٹ (۵۵) حکیم شمس الدین سیالکوٹ (۵۶) میاں نور سیالکوٹ (۵۷) اللہ دین سیالکوٹ (۵۸) شیخ محمد جان سوداگر سیالکوٹ چھاؤنی (۵۹) بابو عطا محمد اوورسیر سیالکوٹ (۶۰) مرزا حاکم بیگ سیالکوٹ (۶۱) مستری محمد اکبر ٹھیکیدار سیالکوٹ (۶۲) مستری عبداللہ سیالکوٹ (۶۳) حاجی فضل دین سیالکوٹ (۶۴) سید احمد علی کورٹ انسپکٹر (۶۵) ڈاکٹر حسن علی (۶۶) محمد سرفراز خان نمبردار مدد ملہی (۶۷) محمد الدین سیالکوٹ [illegible] لاہور۔

حضرت اقدس کا کشف لندن میں سفید پرندے پکڑنے سے متعلق:

یورپ میں تبلیغ اسلام کیلئے امام وقت کے دو فتح نصیب جرنیل

حضرت خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

امام وقت کا بیباک نڈر اور شعلہ بیان سپاہی

جنھوں نے ووکنگ مسلم مشن کی بنیاد رکھی اور بیس سال تک تبلیغ اسلام کیلئے شب و روز کام کرکے بہت سے انگریزوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ اور دینی مسائل پر صحت مند لٹریچر پیدا کرکے مسیح وقت کے علم کلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔

چند شہرہ آفاق تصانیف:- (۱) نبوت کا ظہور اتم (۲) ینابیع المسیحیت (۳) سیر افکار (۴) مطالعۂ اسلام (۵) اسوۂ حسنہ (۶) سیرت نبویؐ (۷) اسلام یا مذہب محبت (۸) پیام اسلام (۹) مسیح کی الوہیت (۱۰) خطبات غوریہ ہر شش حصص (۱۱) اسلامی نماز کا فلسفہ (۱۲) پادری صاحبان کیلئے حل طلب معمہ (۱۳) تناسخ (۱۴) تفسیر سورۃ فاتحہ (۱۵) جہد للبقاء

حضرت مولانا صدر الدین صاحب

حضرت مولانا صدر الدین صاحب

امیر جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ۔ جنھوں نے برلن مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو جرمن زبان میں ترجمہ کرکے اسلام کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ جرمن مشن کے علاوہ ووکنگ مسلم مشن میں بھی حضرت خواجہ صاحب کے دوش بدوش کام کیا۔ دیگر امور میں احمدیہ مارکیٹ نمبر ۱ و ۲ کی تعمیر بھی حضرت کے کارہائے نمایاں میں شامل ہیں حسب ذیل کتب بھی تصنیف فرمائیں (۱) رحمۃ اللعالمین۔ غریبوں کے والی (۲) عیسائی معتقدات تعلیم انجیل کی روشنی میں (۳) ضرورت حدیث (۴) حضرت مسیح موعود و مجدد زمان کا دعویٰ اپنی دس آخری کتابوں کی رو سے (۵) عظمت قرآن (۶) خصائص قرآن (۷) معارف القرآن (۸) تفسیر سورۃ فاتحہ

★ برلن مسجد جسے ۱۹۲۴ء میں انجمن کی طرف سے حضرت مولانا صدر الدین نے تعمیر کروایا۔

مسیحِ دوراں کے مشن کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے سرگرمِ عمل ایک بے لوث مجاہد

حضرت ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب
سینئر نائب صدر
چیئرمین تبلیغ بلادِ غیر

جنھوں نے نہ صرف اندرونِ پاکستان کی جماعتوں میں احساس ذمّہ داری پیدا کیا۔ بلکہ بیرونِ پاکستان کے تبلیغی مراکز میں زندگی کی ایک لہر دوڑا دی۔

حسب ذیل ملکوں میں آپ کے تبلیغی دوروں نے جماعت کو نظم و ضبط اور استحکام بخشا۔

(۱) لندن (۲) برلن (جرمنی)
(۳) ہالینڈ کے کئی شہروں — جہاں مشن موجود ہیں۔
(۴) سرینام (۵) گیانا (۶) ٹرینیڈاڈ
(۷) سان فرانسسکو (امریکہ) شکاگو

ایستادہ - دائیں سے - جناب نسیم محمد خان صاحب - سید محمود حسین صاحب - شاہد عزیز صاحب (سیکرٹری) چوہدری مسعود اختر صاحب - ڈاکٹر نذیر الاسلام صاحب
بیٹھے ہوئے: ڈاکٹر پاشا سعید صاحب اور ان کے صاحبزادگان - جناب ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب - محترمہ حمیدہ فیض محمد خان صاحب (صدر جماعت)

حضرت ڈاکٹر بشارت احمد مرحوم و مغفور

آپ اکتوبر ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں پائی۔ لبعد ازاں لاہور کے میڈیکل کالج سے ڈاکٹری پاس کر کے بسلسلہ ملازمت افریقہ چلے گئے اور ڈیڑھ سال کے بعد واپس آ کر سرکاری ملازمت اختیار کر لی امرتسر میں آپکے بڑے فرزند ممتاز احمد کو سخت ٹائیفائیڈ بخار ہو گیا۔ بچے کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود کی کتاب برکات الدعا شائع ہوئی تھی اور لوگوں میں انکی قبولیت دعا کا کافی چرچا تھا۔ بیوی کے اصرار پر دعا کی غرض سے قادیان تشریف لے گئے۔ حضرت مسیح موعود سے وابستگی سے متعلق واقعات کو خود نوشت "قبول احمدیت کی سرگذشت" میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"مذہب سے دلچسپی مجھے بچپن سے ہی تھی۔ مگر میری طبیعت میں جہاں مذہب کا شوق تھا وہاں مذہبی مسائل میں تحقیقات کرنے کا بھی عشق بدرجۂ کمال تھا۔ تحقیقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں اہلِ حدیث میں شامل ہو گیا۔ ان دنوں ہمارا خاندان سیالکوٹ چھاؤنی میں رہتا تھا۔ میں نے اب صدر کی بڑی مسجد میں نمازیں پڑھنا شروع کیں جہاں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نمازیں پڑھایا کرتے تھے ـــــ میں سیالکوٹ شہر میں سکاچ مشن ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ مولوی قائم الدین مرحوم اور ڈاکٹر سر محمد اقبال میرے ہم جماعت تھے۔ ہمارے پرنسپل ایک سمجھدار پادری ینگ من تھے مولوی قائم الدین مرحوم اور ڈاکٹر اقبال انجیل کے گھنٹہ میں ان سے اکثر بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے۔ آخر دن رات پادری سے اسلام کے خلاف باتیں سننے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے اسلام کی صداقت پر شبہات پیدا ہو گئے۔ ۱۸۹۱ء کا زمانہ تھا۔ طبیعت کی اس بے چینی میں ایک روز میرے دادا جان نے ایک کتاب مجھے دکھائی کہ دیکھو چودھویں صدی کا کرشمہ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ کتاب اسنے شائع کی ہے۔ میں نے کتاب کو پڑھنا شروع کیا۔ اور اسکی باتیں میرے سینہ و قلب میں اترتی چلی گئیں ـــ کچھ دنوں بعد غلغلہ ہوا کہ وہی مدعی مسیحیت مرزا غلام احمد صاحب سیالکوٹ تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے حکیم حسام الدین کی مسجد میں عصر کی نماز پڑھائی۔ اسکے بعد آپ مسجد کے فرش میں بیٹھ گئے لوگ کثرت سے مسجد میں جمع تھے۔ اور قسم قسم کے سوالات مختلف مسائل اسلامیہ پر کرتے تھے اور آپ ایسا تشفی بخش جواب دیتے تھے کہ ایمان تازہ ہو جاتا تھا۔ دوسرے دن گئے تو حضرت مرزا صاحب نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان فرمائی ان حقائق و معارف کو سنکر میری آنکھیں کھل گئیں۔ ڈاکٹر اقبال صاحب اس وقت مسجد کی ڈیوڑھی کی چھت پر بیٹھے تھے اور اس تفسیر کی تعریف میں رطب اللسان تھے اسی طرح ایک دن سیالکوٹ چھاؤنی کے نہایت نیک احمدی بزرگ مولوی جلال الدین مرحوم کو ملنے گیا اور اتفاق سے حضرت مرزا صاحب کی مشہور تصنیف "براہین احمدیہ" پڑھنے کا موقع ملا۔ وہ تحریر کیا تھی کہ میرے جلے ہوئے دل کیلئے ایک مرہم تھا۔ اسمیں قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر ایسے زبردست دلائل تحریر تھے کہ ایمان میں زندگی پیدا ہو گئی ـــــــ میں جب اپنے بیٹے ممتاز احمد کی صحت کیلئے دعا کروانے کی غرض سے قادیان گیا تھا تو حضرت مولانا نور الدین صاحب مرحوم و مغفور نے جو مجھے سیالکوٹ سے جانتے تھے حضرت مسیح موعود سے یوں تعارف کروایا حضور یہ بھی ایک سعید روح ہے، جو آپکی خدمت میں پیش کر رہا ہوں" حضرت صاحب نے بڑی خندہ پیشانی سے مصافحہ کیا۔ میں نے عرض کی کوئی وظیفہ بتائیے جس سے دل صاف ہو۔ فرمایا "یہی نمازیں سنوار سنوار کر اور سمجھ کر پڑھا کرو" میرے دل پر اس کا خاص اثر ہوا۔ کیونکہ صفائی قلب کیلئے مسنون طریقہ یہی نماز تھی، جو حضرت مسیح موعود نے بتلائی۔ جس سے مجھے یہ پتہ چلا کہ آپکا قدم سنت رسول اللہ صلعم پر کسقدر مضبوط تھا اور آپ کسی ایسے وظیفہ کے حامی نہ تھے جو بدعت کے رنگ میں ہو اسکے بعد میں نے حضور کی بیعت کر لی" یہ ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے آپ ملازمت کے سلسلے میں پنجاب کے مختلف مقامات پر متعین رہے ۱۹۲۳ء میں لدھیانہ سے ریٹائر ہوئے اسوقت آپکو ایک ریاست سے ایک نہایت عمدہ پیشکش ملازمت کی آئی آپ نے حضرت مولانا محمد علی صاحب سے اسکے متعلق لکھا اسکے جواب میں مولانا نے ان کو ایک شعر لکھ بھیجا ؎ عمر بگذشت و نماند ست جز ایامے چند ؛ بہ کہ در یاد کسے صبح کنی شامے چند، ڈاکٹر صاحب پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ اسکے بعد آپنے لاہور میں سکونت اختیار کر لی اور پھر خدمت قرآن اور جماعت کی تقویت کیلئے جو کارہائے نمایاں انھوں نے کئے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گے۔ انکی معرکہ آرا تصانیف حسب ذیل ہیں۔

• مجدد اعظم ۳ جلدوں میں • قرآن کریم کا عالمگیر پیغام حریت • انوار القرآن - حصہ اوّل (پارہ عم کی تفسیر) • حصہ دوم (ستائیسویں پارہ کی تفسیر) • ولادت مسیح • الروح • تناسخ • مسئلہ تقدیر • کشف الظنون عن المراق والجنون ـــ آپکی وفات ۱۲ اپریل ۱۹۲۳ء میں ہوئی

مُمتاز احمد فارُوقی صاحب مرحُوم

۲۲ ستمبر ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے اور دسمبر ۷۸ء میں وفات پائی۔ آپ حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحبؒ کے بڑے بیٹے تھے، ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پائی اور اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ ایس سی امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کیلئے اوریگن سٹیٹ یونیورسٹی امریکہ چلے گئے۔ وطن واپس آکر محکمہ ریلوے سے منسلک ہوئے اور چیف انجینئر سگنل کے عہدے تک پہنچ کر ریٹائر ہوئے حکومت پاکستان کی طرف سے انھیں ستارۂ خدمت عطا کیا گیا۔ مرحوم ہماری جماعت کے ایک ممتاز رکن تھے۔ عمر بھر جماعت کی مالی اور علمی خدمت کرتے رہے۔ قرآن مجید سے عشق تو انھیں ورثہ میں ملا تھا۔ اخبار لائٹ اور پیغام صلح میں آپکے پُرمغز خیال افروز اور تحقیقی مضامین خاص دلچسپی کا موجب ہوتے تھے مرکز سے جو تحریک ہوتی اس میں وہ فی الفور حصہ لینے اور ہمیشہ اوّلین کے زمرہ میں شامل ہونے کی کوشش کرتے تھے ——— اخبارات میں مضامین کے علاوہ چند قابل قدر کتب بھی آپنے تصنیف فرمائیں جو ہمارے لٹریچر میں گرانقدر اضافہ ہے وہ کئی سال تک انجمن کے شعبہ تصنیف کے اعزازی نگران رہے اور انجمن کی مطبوعات کو بہتر رنگ میں چھپوانے پر آپنے توجہ دی۔ حضرت امیر مرحوم کی تالیف کردہ حمائل شریف مترجم اور تفسیر بیان القرآن کی بلاک اور آفسٹ پر طباعت کا اہتمام کیا۔ آپ کی مقبول تالیف "کسر صلیب" (اردو و انگریزی) ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے حالات آپکے مشن صلیب سے زندہ اتارے جانے اور بنی اسرائیل کی تلاش میں کشمیر کی طرف ہجرت کرنے اور سرینگر میں مدفون ہونے کی تائید میں تحقیقات کی روشنی میں بڑے مضبوط اور ناقابل تردید شواہد جمع کئے گئے ہیں آپنے حضرت مریم کی مری میں قبر سے متعلق مری کارپوریشن سے متعدد قیمتی معلومات اور دستاویزات کافی محنت سے حاصل کیں اور اس کتاب میں شامل کیں ——— ٹیورن میں محفوظ مقدس کفن جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اسکے متعلق سائنسی تحقیق ہو رہی ہے تاکہ اسکی حقیقت کو سائنسی شواہد کے ذریعے ثابت کیا جائے۔ ایک جرمن مصنف کرٹ برنا نے اپنی ایک تصنیف "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" میں ان تحقیقات کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ فاروقی صاحب نے اپنی کتاب میں اس کتاب سے جستہ جستہ اقتباس دیئے ہیں، بعد میں کرٹ برنا اور فاروقی صاحب مرحوم کے درمیان خط و کتابت چل پڑی۔ کرٹ برنا نے حضرت مسیح کی بعد از صلیب زندگی پر باقاعدہ تحقیق کرنے کیلئے ایک سوسائٹی بنانے کی تجویز کی جس کے لئے کشمیر کے آثار قدیمہ کے ماہر پروفیسر حسنین کو صدر فاروقی صاحب کو نائب صدر اور "مسیح کشمیر میں فوت ہوئے" کے مصنف فیبر قیصر کو سکرٹری جنرل نامزد کیا۔

جناب فاروقی صاحب کی چند مشہور کتب کے نام :- غذا و صحت دسمبر ۶۲ء۔ انیکڈوٹس فروم دی لائف آف دی پرافٹ محمد ۱۹۶۲ء مجاہد کبیر جولائی ۶۴ء۔ فتح حق یا ٹروتھ ٹرائمفز ۶۵ء۔ پریئرز آف دی قرآن اینڈ دی پرافٹ ۶۹ء۔ کسر صلیب دسمبر ۷۲ء کرملنگ آف دی کراس ۷۳ء۔ اینکڈوٹس فرام دی لائف آف دی پرامزڈ مسیحا ۷۵ء۔

جزائر فیجی میں کام کرنے والے مبلّغین حضرات

کسی دوسری جگہ ذکر آچکا ہے کہ جزائر فیجی میں سب سے اوّل پیغامِ احمدیت لیکر جانے والے بزرگ مولینا محمد عبداللہ صاحب (حال مبلّغ اسلام کیلی فورنیا) تھے جو ۱۹۳۱ء میں بطور اُستاد فیجی تشریف لے گئے اور مسلم ہائی سکول نصلوی میں آپ نے کام شروع کیا یہ مدرسہ جلد ہی ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا اسوقت جو لوگ فیجی جماعت کے سربرآوردہ رکن ہیں وہ مولینا محمد عبداللہ صاحب کے تلامذہ میں سے ہیں اور اُنہی کی تربیت سے وہ اس مقام پر پہنچے ہیں۔ مولینا صاحب موصوف اسوقت امریکہ کی ریاست کیلی فورنیا میں اپنے صاحبزادگان سمیت آباد ہو گئے ہیں اور یہ سب ہمہ خانہ آفتاب است کے مصداق اپنے مایحتاج کا سامان بھی کرتے ہیں اور اعزازی طور پر دینی اور ملّی خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

مرزا مظفّر بیگ صاحب مرحوم مرزا صاحب موصوف ۱۹۳۳ء میں فیجی تشریف لے گئے اور آپ نے تمام معترضین کا جو اسلام پر طرح طرح کے حملے کر رہے تھے دندان شکن جواب دیا اور جلد ہی آریہ پنڈت اور عیسائی پادری میدان مناظرہ سے فرار ہو گئے اور مرزا صاحب مرحوم نے جماعت سازی اور مسلمانوں کی تنظیم کیطرف توجہ فرمائی ۱۹۳۴ء کی سالانہ رپورٹ میں فیجی کی جماعت احمدیہ کی تعداد پانصد لکھی ہے اور یہ سب مرزا صاحب موصوف کی شبانہ روز محنت اور اعلیٰ درجہ کے اخلاقی نمونہ کا نتیجہ تھا۔ مرزا صاحب نے چار سال فیجی میں قیام فرمایا اور چند مقامی دوستوں کو ایسی ٹریننگ دی کہ وہ آپ کی غیر حاضری میں تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہیں۔

مولینا احمد یار خاں صاحب مرحوم مرزا مظفر بیگ صاحب مرحوم کے بعد قریباً تیس سال تک کسی مرکزی انجمن سے کوئی مبلغ فیجی نہیں پہنچا اور مقامی حضرات ہی جماعت کو سنبھالتے رہے اور بالآخر ان کی پر زور استدعا پر مولینا احمد یار خاں صاحب مرحوم کو مارچ ۱۹۶۶ء میں فیجی بھیجا گیا۔ مولینا صاحب موصوف تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے رہنے والے اور جامعہ احمدیہ قادیان کے فارغ التحصیل تھے۔ آپ ۱۹۳۳ء میں جماعت لاہور سے وابستہ ہو کر زمرۂ مبلغین میں شامل ہوئے آپ پُر اثر واعظ و مقرّر، قابل مبلّغ اور فقہ و حدیث میں بالغ نظر استاد تھے تبلیغ و مناظرہ کے علاوہ آپ تبلیغی کلاس کے طلبہ کو سالہا سال تک تعلیم دیتے رہے آپ انجمن کے اسسٹنٹ سیکرٹری اور جنرل سیکرٹری کے عہدوں پر بھی فائز رہے آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے عربی کا امتحان پاس کیا اور فاضل عربی قرار دیئے گئے۔ فیجی میں آپ نے تین سال قیام فرمایا اور جماعت میں نئی زندگی پیدا کی اور انہیں از سرِ نو مضبوط و مستحکم کیا اور انہیں اس قابل بنایا کہ وہ خود اپنا کام چلا رکھیں۔

مولینا حافظ شیر محمد صاحب۔ جماعت فیجی میں اب تبلیغی کام بہت وسعت اختیار کر گیا تھا اور ایک فاضل مبلغ کی رہنمائی کے بغیر یہ سلسلہ نہیں چل سکتا تھا اسلئے مرکزی انجمن نے جماعت فیجی کی درخواست پر ۱۹۷۳ء میں مولینا حافظ شیر محمد صاحب کو فیجی میں تبلیغی خدمات کیلئے مامور کیا۔ حافظ صاحب موصوف خوشاب ضلع شاہ پور کے رہنے والے درسِ نظامی کے فاضل، ایک قابل مبلّغ اور فصیح البیان مقرّر ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے زورِ قلم بھی عطا کیا ہے اور آپ نے قادیانی عقائد کے رد میں ایک معرکۃ الآرا کتاب "لا نبی بعدی" تصنیف فرمائی ہے۔ فیجی میں حافظ صاحب کی مساعی حسنہ سے جماعت نے بہت ترقی کی ہے۔ سُووا میں ایک عالیشان عمارت مسجد تعمیر ہو رہی ہے جس کا افتتاح آئندہ سال جون میں ہو گا۔ اسوقت جماعت کی چھ مختلف شہروں میں مضبوط شاخیں قائم ہیں جنمیں سُووا، نادی، لٹوکا، نصوری اور باخصوصیت قابلِ ذکر ہیں۔ حافظ صاحب مختلف دنوں میں باری باری سب جماعتوں میں جا کر درسِ قرآن حکیم دیتے ہیں اور ریڈیو پر اسلامی مسائل اور مختلف تہواروں کے بارہ میں لیکچر دیتے ہیں۔ تبلیغی اغراض کیلئے ایک سہ ماہی رسالہ "پیغامِ حق" اردو اور انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے جو مفید کام کر رہا ہے۔ ختمِ نبوّت پر ایک جلیل القدر تالیف کے علاوہ حافظ صاحب موصوف نے پیشگوئی مصلح موعود، سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا مقام، اور وفاتِ مسیح پر بھی نہایت عمدہ کتب شائع کی ہیں۔ حافظ صاحب مکرم علالتِ طبع کے باوجود اپنی صحت کو خطرہ میں ڈال کر بہت محنت سے فرائض مفوضہ ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عزم و ہمّت میں اضافہ کرے۔ آمین!

(بہ قلم ماسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب حال کیلی فورنیا)

ایں سعادت بزورِ بازو نیست ؛ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت مجدد صدِ چہاردہم اور اُن کے مُریدین کا پیدا کردہ صحتمند قدر آور لٹریچر اسلامی دُنیا اِس کا مثل پیدا نہیں کرسکی!

براہین احمدیہ حصہ اوّل — براہین احمدیہ حصہ دوم — براہین احمدیہ حصہ سوم — براہین احمدیہ حصہ چہارم — سرمہ چشم آریہ — شحنۂ حق — حقانی تقریر یا سبز اشتہار — ایک عیسائی کے تین سوال کا جواب — فتح اسلام توضیح مرام

الحق مباحثہ لدھیانہ — ازالہ اوہام حصہ اوّل — ازالہ اوہام حصہ دوم — آئینہ کمالات اسلام — آسمانی فیصلہ برکات الدعا — حجۃ الاسلام جنگ مقدس — سچائی کا اظہار تحفہ بغداد — کرامات الصادقین — شہادت القرآن

حمامۃ البشریٰ نور الحق — اتمام الحجۃ سر الخلافہ — انوار الاسلام منن الرحمٰن — ضیاء الحق آریہ دھرم — ست بچن انجام آتھم — اسلامی اصول کی فلاسفی — استفتاء سراج منیر — تحفہ قیصریہ حجۃ اللہ — کتاب البریہ ضرورۃ الامام

فریاد درد (البلاغ) — نجم الہدیٰ کشف الغطاء — ایام الصلح حقیقۃ المہدی — مسیح ہندوستان میں — ستارۂ قیصریہ — گورنمنٹ اور جہاد — لجۃ النور اربعین — اعجاز المسیح دافع البلاء

ایک غلطی کا ازالہ — بشیر احمد شریف احمد کی آمین — الہدیٰ نزول المسیح — تحفۂ گولڑویہ — تحفۂ غزنویہ — تحفۃ الندوہ — خطبۃ الہامیہ — کشتیٔ نوح تریاق القلوب

مواہب الرحمٰن — نسیم دعوت سناتن دھرم — تذکرۃ الشہادتین — سیرت الابدال — لیکچر لاہور لیکچر سیالکوٹ — الوصیۃ مع ضمیمہ

چشمہ مسیحی تجلیات الٰہیہ — حقیقۃ الوحی — چشمۂ معرفت — پیغام صلح احمد مجتبیٰ — براہین احمدیہ حصہ پنجم — ترجمۃ القرآن انگریزی

نکات القرآن — سیرت خیر البشر — عیسویت کا آخری سہارا — محمد اینڈ کرائسٹ انگریزی

تفسیر بیان القرآن — مسیح موعود — محمدی نوٹس انگریزی — النبوۃ فی الاسلام — مقدمۃ القرآن خلافت راشدہ

مقام حدیث تحریک احمدیت — درس القرآن — ہستیٔ باری تعالیٰ

ابطالِ الوہیت مسیح — مرقات الیقین

ولادتِ مسیح — الروح — تاریخ محمود اعظم ہر سہ حصص

فضل الباری جلد اوّل ہر دو حصص — ضرورت حدیث

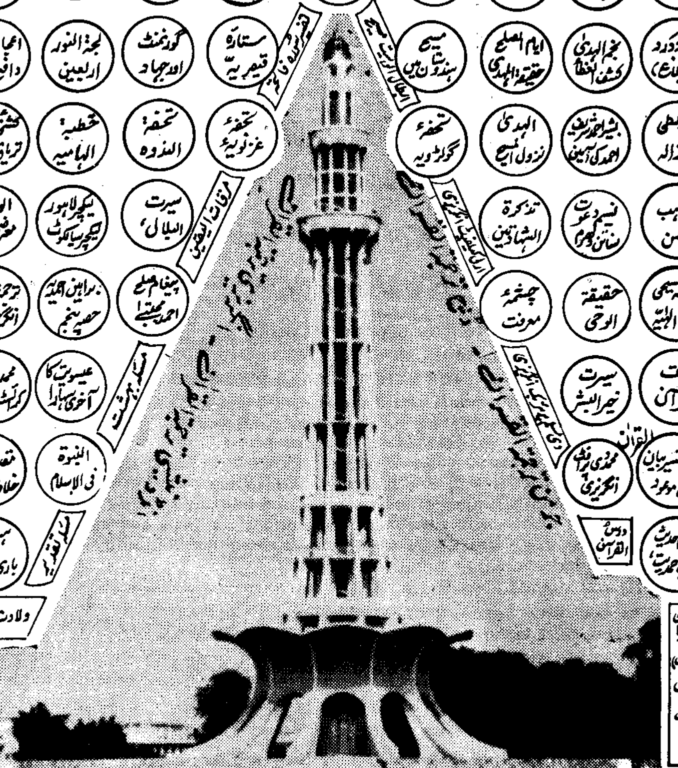

بہرا وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیاد گار

- حضرت مولینا عبد الحق ودیارتھی رح
- حضرت مولینا عصمت اللہ رح
- جناب مرزا مظفر بیگ صاحب ساطع رح

ان تینوں بزرگوں کی مجلس میں بیٹھ کر خاکسار نے کافی علمی استفادہ کیا۔ جو میری تبلیغی جدّوجہد کے لئے مشعلِ راہ بن رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (محمد عبداللہ۔ امریکہ)

جب ہندوستان میں مخالفینِ اسلام قلمی، لسانی اور مالی ذرائع سے اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے تھے، تو تحریک احمدیت کے ان سالاروں نے ہر مخالف اسلام کو للکارا، اور میدانِ مناظرہ میں انکو پے درپے شکستیں دیں۔ اور اسلام کی فضیلت اور برتری کا ہر متلاشیِ حق کے دل پر سکّہ جما دیا۔

حضرت مولینا عبد الحق ودیارتھی رح اعلیٰ پایہ کے مذہبی ریسرچ سکالر تھے۔ آپ کی عالمانہ تصانیف: میثاق النبیّین۔ محمد اِن ورلڈ سکریپچرز، ویدوں کا بہشت اور یجر وید کا اردو ترجمہ آپ کی دائمی یادگار رہینگی۔ آپ نہایت سنجیدہ اور صاف گو مناظرِ اسلام تھے اور حضرت مولینا محمد عصمتُ اللہ رح نہ ہی صرف میدانِ مناظرہ کے شیر تھے۔ بلکہ آپ کی عالمانہ اور فلسفیانہ تقاریر ہزاروں مسلم اور غیر مسلم انفاس کی کشش کا باعث ہوتی تھیں۔ مولینا میرزا مظفر بیگ جنھوں نے جزائر فیجی میں جاکر اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ ان دونوں بزرگوں کے شاگردِ رشید تھے۔ آپ بڑے کامیاب مناظر اور شعلہ بیان مقرر، ایک ہمدرد رہنما، اور محبّت سے دلوں کو فتح کرنے والے بزرگ تھے جو ابھی چند دن قبل دار الخلد کو سدھارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

IN THE LOVING MEMORY OF
LATE MAULANA ABDUL HAQUE VIDYARTHY, LATE MAULANA ISMATULLAH AND THE LATE MAULANA MUZAFFAR BEG SATEH

(During my contact with them, I earned a treasure of knowledge, which is serving as a beacon of light in my missionary endeavours)

(Muhammad Abdullah, USA)

These three stalwarts of the Ahmadiyya Movement in Islam, by their valuable defence of Islam and its Holy Founder (peace and blessings of God be upon him) created a history to be written in Golden letters and enlightened the minds of seekers after truth. In a short time they established the supremacy of Islam over its opponents. For three decades they played the role of indefeatable champions of Islam in the field of public religious debates.

Hadzrat Maulana Abdul Haque Vidyarthy was an eminent religious scholar of contemporary Islamic world. His valuable research work left in the form of "Muhammad in World Scriptures" in three volumes, has made him almost immortal.

Hadzrat Maulana M. Ismatullah was a master of public debating. His logical and learned discourses always attracted thousands of Muslims and non-Muslims to his meetings. He always swayed the audience with his brilliant arguments.

Maulana Muzaffar Beg Sateh who raised the banner of Islam to the greatest heights in Fiji Islands, was a pupil of these two great men of the Ahmadiyya Movement of Lahore (Pakistan). He has gone to his heavenly abode only recently. May they all rest in peace.

بیادگار

جناب مولوی اللہ بخش صاحب منشی فاضل سابق مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی سکول مظفر گڑھ جنکے زیراثر خاکسار کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور نماز روزہ کی عادت پڑی۔ اور آپ سے ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھا۔

مرحوم کی زندگی کے فارغ اوقات مخلوقِ خدا کی خدمت میں بلا تفریق مذہب و ملت صرف ہوتے تھے۔ آپ حضرت حکیم الملت حضرت مولانا نور الدینؒ کے حالات زندگی اکثر سنایا کرتے تھے اور حضرت مولانا عزیز بخشؒ کے کافی مداح تھے مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد چند منٹ بیٹھ کر صداقت اسلام پر ایسے نکات و دلائل بیان فرماتے تھے جنکو سنکر دل میں اشاعت اسلام کا جذبہ پیدا ہوتا تھا اور بڑے سے بڑے پادری یا آریہ سماجی پنڈت سے ٹکر لگانے کی ہمت پیدا ہوتی تھی۔ افسوس کہ ایسی مقدس ہستیاں ہم سے جدا ہو کر جماعت میں خلا پیدا کر گئی ہیں ہمارے نوجوانوں کو ان بزرگوں کے نیک نمونوں پر چلنا چاہئے۔

IN THE MEMORY of Maulvi ALLAH BAKHSH

Munshi Fazil, teacher of Persian, Govt. High School, Muzaffargarh, under whose influence, I developed a taste for religious learning and the habit of saying prayers and observing fast. He used to narrate the life experiences of Hazrat Maulana Noor-ud-Din very often and was a fan of Hazrat Maulvi Azeez Bakhsh. After daily prayers he used to state a few words about the truth of Islam that would create the urge for the propagation of Islam in the mind of the listener.

Passing away of such pious persons has left a big gap in the ranks of learned people in the Jama'at which need to be filled by the youth of the Community.

— by MUHAMMAD ABDULLAH

بیادگار عصمت اللہ عبداللہ پسر عزیز ماسٹر و بیگم محمد عبداللہ آف کیلی فورنیا۔ امریکہ جو اپنی بائیسویں سالگرہ منانے کے بعد ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء کو حادثہ کا شکار ہو کر اپنے مولا کریم سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ؕ
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں!

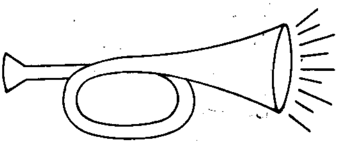

بگل کی آواز

جب فوج کی پلٹن کو کسی ایکشن کے لئے بلایا جاتا ہے یا حاضری کے لئے جمع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو بگل بجایا جاتا ہے۔ بگل کی آواز سنتے ہی پلٹن کے سپاہی فوراً قطار باندھ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اُن میں کوئی غیر حاضر نہیں ہوتا۔

ہمارا سالانہ جلسہ جس کی بنیاد حضرت مجدد اعظم نے ڈالی تھی عنقریب آرہا ہے۔ اور اِسکے لئے بگل کی آواز بجائی جارہی ہے۔ اس آواز کو سنتے ہی اِس مقدس اور اہم جلسہ میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

When an army is called for action or when it is to be counted, a siren is blown and on hearing the sound of this siren, the platoon immediately gathers in straight lines and none absents himself.

The Annual Jalsa or Convention of the Central Anjuman, the foundations of which were laid by the Mujaddid-i-Azam, is approaching near and the Siren announcing its arrival is being blown. Please get alert and ready to attend this Convention, and have the blessings of both this world and the hereafter.

Inserted by MUHAMMAD ABDULLAH, California, USA.

IN THE MEMORY OF ISMAT ABDULLAH

Son of Master and Begum Abdullah of California, USA., who died on December 20, 1963 in an accident at the age of 22 years. (From Allah we are and to Him we return). May Allah rest his soul in peace, he was a young man of great qualities.

Inserted by Mr. and Mrs. MUHAMMAD ABDULLAH.

دس شرائط بیعت

(۱) بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا

(۲) یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے۔

(۳) یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔

(۴) یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

(۵) یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحال راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

(۶) یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے پر قبول کر لیگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(۷) یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

(۸) یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

(۹) یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

(۱۰) اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ (از حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی)

ہمارے عقائد

ایک خدا۔ ایک رسولؐ۔ ایک کتاب

(۱) ہم اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں۔

(۲) ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور بالفاظ بانیٔ سلسلہ — "اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا۔" (نشان آسمانی ص۲۵)
"جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (مجموعہ اشتہارات حصہ چہارم صفحہ ۳۳۳)
"میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد مصطفےٰ صلعم پر ختم ہو گئی"۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ چہارم ص۳۳۳)
"ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔"

(۳) ہم قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب مانتے ہیں جس کا کوئی حکم منسوخ نہیں نہ قیامت تک منسوخ ہوگا۔

(۴) ہم بالفاظ بانی سلسلہ ایمان لاتے ہیں کہ "ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جہنم حق ہے"۔ (ایام الصلح صفحہ ۸۶)

(۵) ہم کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو اسلام کے ان ارکان میں سے مانتے ہیں جن پر دین کی بنا رکھی گئی ہے۔

(۶) ہم تمام انبیاء اور تمام کتابوں پر جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ایمان لاتے ہیں۔

(۷) ہم تمام صحابہ کرامؓ تمام ائمہ دین کی عزت کرتے ہیں خواہ وہ اہل سنت کے مسلمہ بزرگ ہوں یا اہل تشیع کے۔ اور کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۸) ہم بالفاظ بانی سلسلہ ایمان لاتے ہیں کہ "جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنا ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے"۔

(۹) ہم سب ارشاد بانی سلسلہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہیں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحہ کا اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض سمجھتے ہیں۔

سالانہ جلسہ خواتین

○

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

○

بروز جمعرات ۲۵ دسمبر ۱۹۸۰ء

○

پہلا اجلاس ٭ زیر صدارت محترمہ بیگم آمنہ تمیم صاحبہ (کمالیہ)

○ ۹-۰۰ تا ۹-۰۵	تلاوت قرآن کریم	مس طاہرہ جنجوعہ	
○ ۹-۰۵ تا ۹-۱۰	نعت	مس زاہدہ جنجوعہ	
○ ۹-۱۰ تا ۹-۲۰	تقریر استقبالیہ: بیگم زکیہ شیخ صدر تنظیم خواتین احمدیہ، لاہور		
○ ۹-۲۰ تا ۹-۴۵	تعارف معزز مہمان خواتین از بیرونِ پاکستان		
○ ۹-۴۵ تا ۹-۵۰	نظم	بیگم فریدہ مبارک احمد۔ سیالکوٹ	
○ ۹-۵۰ تا ۱۰-۰۰	تقریر	محترمہ عطیہ رحمان۔	پشاور
○ ۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۰	تقریر	بیگم سلیمہ فاروقی	لاہور
○ ۱۰-۱۰ تا ۱۰-۲۰	تقریر	بیگم رضیہ فاروقی	لندن
○ ۱۰-۲۰ تا ۱۰-۳۰	تقریر	بیگم زبیدہ محمد احمد	لاہور
○ ۱۰-۳۰ تا ۱۰-۳۵	نظم		
○ ۱۰-۳۵ تا ۱۱-۱۵	تقریر	بیگم رضیہ مدد علی	لاہور
○ ۱۱-۱۵ تا ۱۱-۳۰	خطبہ صدارت		
○ ۱۱-۳۰ تا ۱۲-۰۰	اپیل چندہ و دعا	بیگم رضیہ مدد علی	

وقفہ برائے نمائش دستکاری و نماز

دوسرا اجلاس ٭ زیر صدارت: بیگم رشیدہ ظفر صاحبہ (سیالکوٹ)

○ ۳-۰۰ تا ۳-۰۵	تلاوت قرآن مجید معہ ترجمہ	بیگم چودھری فضل حق	لاہور
○ ۳-۰۵ تا ۳-۱۰	نظم	ننھی بچیاں	
○ ۳-۱۰ تا ۳-۲۰	تقریر	محترمہ محمودہ زبیری	پارہ چنار
○ ۳-۲۰ تا ۳-۲۵	رپورٹ خواتین احمدیہ سیالکوٹ	بیگم خورشید راجہ	
○ ۳-۲۵ تا ۳-۳۰	" " کراچی	بیگم اختر نذیر احمد	
○ ۳-۳۰ تا ۳-۳۵	نظم		
○ ۳-۳۵ تا ۴-۳۰	مجلس مذاکرہ موضوع احمدیت کیا ہے	مدیحہ رسول و شاہدہ جنجوعہ	
	خطبہ صدارت و تقسیم انعامات		

● جج خواتین: بیگم عائشہ بیگ۔ بیگم خورشید راجہ۔ بیگم رضیہ فاروقی

● سٹیج سیکرٹری: —— پہلی نشست —— بیگم رضیہ مدد علی

دوسری نشست —— بیگم زبیدہ محمد احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کا

چھیاسٹھواں ۶۶ جلسۂ سالانہ سن ۱۹۸۰ء

پروگرام جلسہ ۵ عثمان بلاک نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک — پہلا اجلاس

صدارت جناب پروفیسر ڈاکٹر احمد محمد صاحب جماعت انڈونیشیا

○ ۹-۳۰ تا ۹-۴۰	تلاوت قرآن مجید	مولوی عبدالرحمٰن صاحب کچھی
○ ۹-۴۰ تا ۹-۵۰	منظوم کلام	جناب عنایت الرحمٰن صاحب آف شیخ محمدی
○ ۹-۵۰ تا ۱۰-۰۰	ملفوظات حضرت مسیح موعود	پروفیسر سعد اختر صاحب
○ ۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰	افتتاحی ارشادات	حضرت امیر قوم ایدہ اللہ تعالےٰ
○ ۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۰	امت محمدیہ اور وحیِ ولایت	مرزا محمد لطیف شاہد صاحب
○ ۱۱-۱۰ تا ۱۱-۵۰	چودھویں صدی کا رجلِ عظیم	مرزا مسعود بیگ صاحب
○ ۱۱-۵۰ تا ۱۲-۳۰	مذہب اور سائنس	ڈاکٹر اللہ بخش صاحب

[وقفہ طعام و نماز جمعہ خطبۂ جمعہ بوقت ۱-۳۰]

دوسرا ۲ اجلاس

صدارت جناب نور سردار صاحب جماعت ہالینڈ

○ ۲-۳۰ تا ۲-۴۰	تلاوتِ قرآن مجید	مولوی شفقت رسول صاحب
○ ۲-۴۰ تا ۲-۵۰	ملفوظات حضرت مسیح موعود	پروفیسر اصغر حمید صاحب
○ ۲-۵۰ تا ۳-۳۰	تقریر	مولانا عبدالرحیم جگو صاحب
○ ۳-۳۰ تا ۴-۰۰	مغرب سے طلوع آفتاب	مولینا محمد عبداللہ صاحب آف امریکہ
○ ۴-۰۰ تا ۴-۴۰	ختم نبوت کا قرآنی مفہوم اور ملت کا سوادِ اعظم	چوہدری شکر اللہ خان صاحب منصور

[۶½ تا ۷½ نماز مغرب و عشاء و عشائیہ]

تیسرا ۳ اجلاس

زیر صدارت کیپٹن ڈاکٹر جمیل الرحمٰن صاحب

۷½ تا ۹½ بجے شب

★ مذاکرہ علمیہ

۲۷ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ — پہلا اجلاس

صدارت جناب رشید پیرخان صاحب از سرینام

○ ۹-۳۰ تا ۹-۴۰ تلاوت قرآن مجید — راجہ محمد بیدار صاحب کراچی

○ ۹-۴۰ تا ۹-۵۰ منظوم کلام حضرت مسیح موعود — جناب عبدالسلام مبارک و دیگران

○ ۹-۵۰ تا ۱۰-۰۰ ملفوظات حضرت مسیح موعود — جناب زاہد جنجوعہ صاحب

○ ۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰ تقریر — شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب

○ ۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۰ قرآن و حدیث کی رو سے مسلمان کون ہے — حافظ شیر محمد صاحب فجی

○ ۱۱-۱۰ تا ۱۱-۴۰ سالانہ رپورٹ — جناب جنرل سیکرٹری صاحب

○ ۱۱-۴۰ تا ۱۲-۴۰ ہمارا ماضی، حال اور مستقبل — حضرت ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب

(وقفہ طعام و نماز ظہر و عصر)

دوسرا اجلاس

صدارت جناب شوکت علی صاحب جماعت فجی

○ ۲-۳۰ تا ۲-۴۰ تلاوت قرآن مجید — جناب ملک غلام علی صاحب شیخ محمدی

○ ۲-۴۰ تا ۲-۵۰ منظوم کلام — جناب فاروق احمد صاحب سفید ڈھیری

○ ۲-۵۰ تا ۳-۳۰ تقریر — راجہ محمد بیدار صاحب

○ ۳-۳۰ تا ۴-۱۰ احمدیت اور اشاعت اسلام — جناب محمد انور صاحب

○ ۴-۱۰ تا ۴-۵۰ مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل قرآن شریف کی روشنی میں : ڈاکٹر نذیر الاسلام صاحب

تیسرا اجلاس

صدارت مندوب جماعت انگلستان

○ ۷-۳۰ تا ۷-۴۰ تلاوتِ قرآن مجید — جناب محمد سلیم صاحب

○ ۷-۴۰ تا ۹-۳۰ غیر ملکی مہمانانِ کرام خطاب فرمائیں گے !

۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز اتوار

صدارت جناب مولینا محمد عبداللہ صاحب جماعت امریکہ

○ ۹-۳۰ تا ۹-۴۰ تلاوتِ قرآن مجید — حافظ عبدالرؤف صاحب

○ ۹-۴۰ تا ۹-۵۰ منظوم کلام — جناب محمد اعظم علوی صاحب

○ ۹-۵۰ تا ۱۰-۲۰ الٰہی جماعتوں میں نوجوانوں کا کردار — کیپٹن جمیل الرحمٰن صاحب

○ ۱۰-۲۰ تا ۱۰-۵۰ تعلق باللہ — شیخ نثار احمد صاحب

○ ۱۰-۵۰ تا ۱۱-۳۰ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے — کیپٹن عبدالواجد صاحب

○ ۱۱-۳۰ تا ۱۲-۱۰ تحریک احمدیہ کی بین الاقوامی ضرورت — میاں بشیر احمد منٹو صاحب

○ ۱۲-۱۰ تا ۱-۱۰ پندرھویں صدی کا خیر مقدم — جناب نصیر احمد فاروقی صاحب

○ ۱-۱۰ تا ۱-۳۰ اختتامی خطاب — حضرت مولانا صدر الدین صاحب ایدہ اللہ

(نوٹ) ہر روز فجر کی نماز چھ بجے ہوا کرے گی۔ ازاں بعد جلسہ کے تین دن جناب نصیر احمد فاروقی صاحب حسب سابق درس قرآن مجید دیا کریں گے۔

Third Session :

Presided over by: REPRESENTATIVE OF THE U.K. AHMADIYYA ANJUMAN

Mr. Muhammad Saleem.
Recitation from the Holy Quran
— 7.30 to 7.40 p.m.

Delegates from abroad.
Introduction and short speeches
— 7.40 to 9.30 p.m.

Sunday — 28th December, 1980

Presided over by : MAULANA MUHAMMAD ABDULLAH (USA).

Hafiz Abdur Rauf.
Recitation from the Holy Quran
— 9.30 to 9.40 a.m.

Mr. Muhammad Azam Alvi.
Poem — 9.40 to 9.50

Capt. Dr. Jamil-ur-Rahman.
Role of Youngmen in the Divinely Ordained Movements — 9.50 to 10.20

Sh. Nisar Ahmad.
Contact with Allah — 10.20 to 10.50

Capt. (Retd.) Abdul Wajid.
What Islam demands of us
— 10.50 to 11.30

Mian Bashir Ahmad Manto.
Ahmadiyya Movement and its scope on the International Level
— 11.30 to 12.10 p.m.

Mr. Naseer Ahmad Faruqui.
Welcome to the 15th Century Hijrah
— 12.10 to 1.10

Hazrat Ameer-i-Qaum
Maulana Sadr-ud-Din.
Farewell Address — 1.10 to 1.30

Note: — During the three days of the Annual Gathering, Fajr Prayer will be offered at 6.00 a.m. followed by Dars-i-Quran by Mr. Naseer Ahmad Faruqui.

* * * *

SPONSORS OF THIS BROCHURE

The following gentlemen have contributed towards the production of this Brochure and the subject matter is provided under their instructions. Their contributions are gratefully acknowledged.

		Page
1. Mr. Muhammad Abdullah	California	2
2. Mr. Yusuf Bey	,,	1
3. Mr. Masud Akhtar	,,	1
4. Mr. Zaffar Iqbal Abdullah	,,	1
5. Dr. Numan Ilahi Malik	,,	1
6. Mr. Abdus Sattar	Ohio	2
7. Mr. M. Ismail Khan	California	2
8. Ahmadiyya Anjuman Isha'at-i-Islam	Guyana	1
9. Mr. Bashir-ud-Din Edoo	,,	1
10. Haji A. M. Hassan Mohammad	,,	1
11. Mr. N. Sardar	Holland	1
12. Mr. S. Ilahibaks	,,	1
13. Mr. A. Baksoellah	,,	1
14. Mr. Z. Rodjan	,,	1
15. Mr. A. Hassan Muhammad	,,	1

PROGRAMME

Friday — 26th December, 1980

First Session :

Presided over by : PROF. DR. AHMAD MUHAMMAD, INDONESIA.

Maulvi Abdur Rahman.
Recitation from the Holy Quran
— 9.30 to 9.40 a.m.

Mr. Inayat-ur-Rahman.
Poem recitation — 9.40 to 9.50

Prof. Sa'ad Akhtar.
Malfoozaat of the Promised Messiah
— 9.50 to 10.00

Hazrat Amir-i-Qaum, Maulana Sadr-ud-Din. Opening Speech —10.00 to 10.30

Mirza Muhammad Latif Shahid.
Muslim Nation and the Divine Communication — 10.30 to 11.10

Mirza Masud Beg.
The Great Man of the 14th Century Hijrah — 11.10 to 11.50

Dr. Allah Bakhsh.
Religion and Science — 11.50 to 12.30

Interval for Lunch & Friday Prayer — Sermon will start at 1.30 p.m.

Second Session :

Presided over by : MR. NOOR MUHAMMAD SARDAR, HOLLAND.

Maulvi Shafqat Rasul.
Recitation from the Holy Quran
—2.30 to 2.40 p.m.

Dr. Asghar Hameed.
Malfoozaat of the Promised Messiah
— 2.40 to 2.50

Maulana Abdur Rahim Jaggoe, Holland.
Speech — 2.50 to 3.30

Maulana Muhammad Abdullah (USA.)
Rise of the Sun from the West
— 3.30 to 4.00

Chaudhary Shukrullah Khan Mansur.
Speech — 4.00 to 4.40

Dinner, Maghrib and Isha Prayers — 6.30 to 7.30 p.m.

Third Session :

Presided over by : CAPT. DR. JAMIL-UR-RAHMAN

Declamation Contest — 7.30 to 9.30 p.m.

Saturday — 27th December, 1980

First Session :

Presided over by : MR. RASHEED PIR KHAN, SURINAME.

Raja Muhammad Baidar.
Recitation from the Holy Quran
— 9.30 to 9.40 a.m.

Mr. Abdus Salaam Mubarak.
Poem of the Promised Messiah
— 9.40 to 9.50

Mr. Zahid Janju'a.
Malfoozaat of the Promised Messiah
— 9.50 to 10.00

Sheikh Hafeezur Rahman.
Speech — 10.00 to 10.30

Hafiz Sher Muhammad, Fiji.
Who is a Muslim in the light of the Holy Quran and Hadith — 10.30 to 11.10

General Secretary.
Annual Report — 11.10 to 11.40

Hazrat Dr. Saeed Ahmad Khan.
Our Past, present and future
— 11.40 to 12.40

Interval for Lunch and Zuhr and Asr Prayers

Second Session :

Presided over by : MR. SHAUKAT ALI, FIJI.

Malik Ghulam Ali.
Recitation from the Holy Quran
—2.30 to 2.40 p.m.

Mr. Farooq Ahmad.
Poem recitation — 2.40 to 2.50

Raja Muhammad Bedar.
Speech — 2.50 to 3.30

Mr. Muhammad Anwar.
Ahmadiyya Movement and the propagation of Islam — 3.30 to 4.10 p.m.

Dr. Nazir-ul-Islam.
Solution of present problems of Muslims in the light of the Holy Quran
— 4.10 to 4.50

P R O G R A M M E

66th ANNUAL GATHERING - 1980

AHMADIYYA ANJUMAN ISHA'AT-I-ISLAM

'DARUS SALAM' — LAHORE

LADIES ANNUAL GATHERING

Thursday — 25th December, 1980

First Session :

Presided over by : BEGUM AMINA TAMIM.

Miss Tahira Janju'a.
Recitation from the Holy Quran — 9.00 to 9.05 a.m.
Miss Zahida Janju'a.
Na'at — 9.05 to 9.10
Begum Zakia Sheikh, President, Ahmadiyya Women's Organisation.
Welcome Address — 9.10 to 9.20
Lady Guests from Abroad.
Introduction — 9.20 to 9.45
Begum Farida Mubarak Ahmad (Sialkot).
Poem recitation — 9.45 to 9.50
Atia Rahman Sahiba (Peshawar).
Speech — 9.50 to 10.00
Begum Saleema Faruqui.
Speech — 10.00 to 10.10
Begum Razia Faruqui (England).
Speech — 10.10 to 10.20
Begum Zubaida Muhammad Ahmad.
Speech — 10.20 to 10.30
Poem recitation — 10.30 to 10.35
Begum Razia Madad Ali.
Speech — 10.35 to 11.15
Begum Amina Tamim.
Presidential remarks — 11.15 to 11.30
Begum Razia Madad Ali.
Appeal for donations and Du'a — 11.30 to 12.00

Interval for Exhibition of Handicrafts and Congregational Prayers

Second Session :

Presided over by : BEGUM RASHIDA ZAFAR, SIALKOT.

Begum Chaudhary Fazl-i-Haque.
Recitation from the Holy Quran — 3.00 to 3.05 p.m.
School Girls.
Poem recitation — 3.05 to 3.10
Mahmooda Zubairi Sahiba (Parachanar).
Speech — 3.10 to 3.20
Begum Khurshid Raja.
Report, Ahmadiyya Women, Sialkot — 3.20 to 3.25
Begum Akhtar Nazir Ahmad.
Report, Ahmadiyya Women, Karachi — 3.25 to 3.30
Poem recitation — 3.30 to 3.35
Madeeha Rasul & Shahida Janju'a.
Speech contest—Subject :
What is Ahmadiyyat — 3.35 to 4.30
Presidential remarks and
Prize Distribution — 4.30 p.m.
Judges : Begum Ayesha Beg, Begum Khurshid Raja and Begum Razia Faruqui.

Stage Secretaries :
I Session :
Begum Razia Madad Ali.
II Session :
Begum Zubaida Muhammad Ahmad.

WELCOME
TO THE
15th Century Hijrah

The family of Mr. Bashirudeen Edoo sends Greetings and Best Wishes for Allah's blessings upon all their brethren of the world-wide Movement of Ahmadiyya Anjuman Ishaat-i-Islam on the eve of its 66th Annual Gathering in December, 1980 at Lahore (Pakistan) and also on celebrating the Beginning of the 15th Century Hijrah.

EDOO'S JEWELRY

Manufacturers of :

FINEST GUYANA GOLD & SILVER JEWELRY

12, 14 & 18 kt. Guyana Gold — Diamond Rings — Swiss Watches

14 Pitt Street, New Amsterdam, Berbice, Guyana (South America)

YOUR BLACK MUSLIM BAKERY

658 - 7080
658 - 7081

Yusuf Boy
Manager
5844 San Pablo Avenue
Oakland, California 94608

Natural Ingredients

- BEAN PIES
- HONEY PIES
- CHERRY PIES
- APPLE PIES
- PEACH PIES
- PRUNE CAKES
- CARROT CAKES
- PRUNE CUPCAKES
- HONEY CUPCAKES

No Preservatives

- NATURAL-WHEAT BREAD
- SWEET ROLLS
- BANANA-CHEESE PIES
- BLUEBERRY CHEESE PIES
- HONEY CARROT CUPCAKES

OPEN 7 DAYS A WEEK

658-7080

OPEN 8 A.M.
5844 SAN PABLO AVENUE
OAKLAND

In Honor of the Honorable Elijah Muhammad Day
Oakland, California

ایک یادگار تصویر

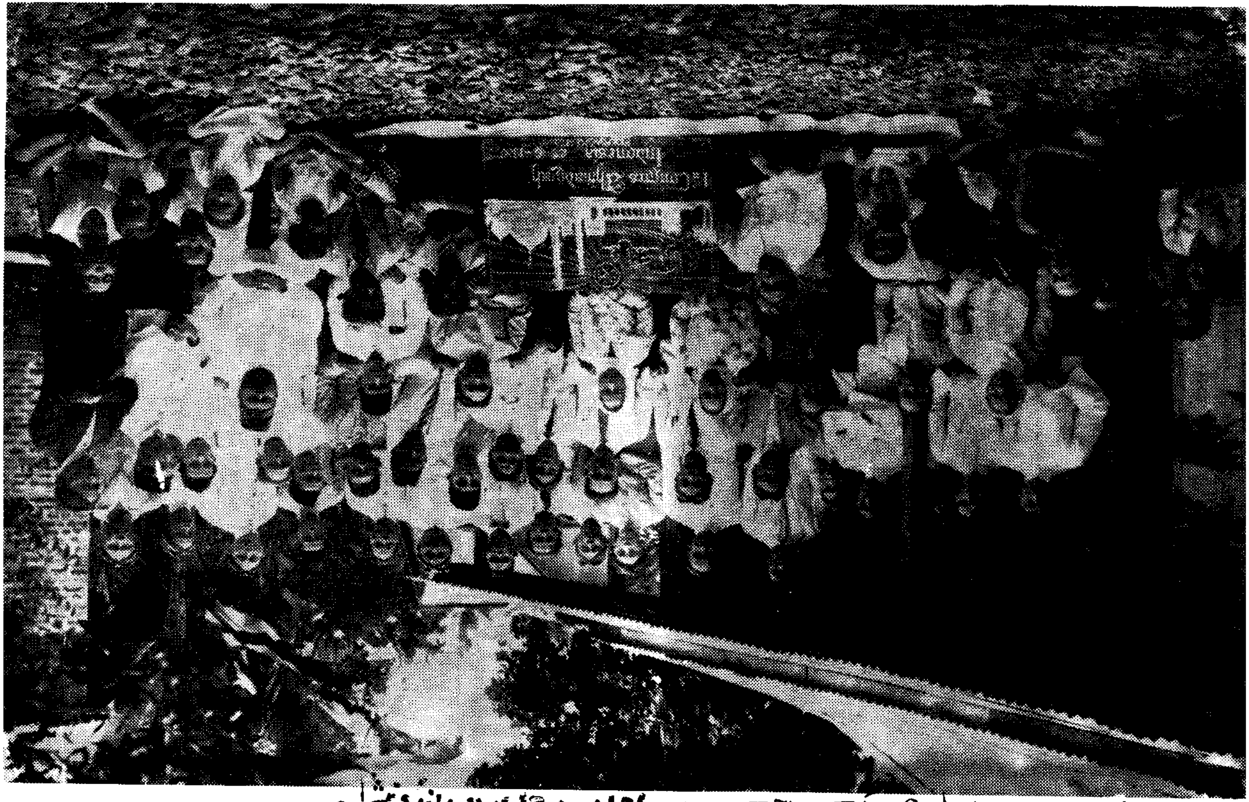

مبلغ اسلام مرزا ولی احمد بیگ صاحب - اور احباب جماعت انڈونیشیا -

حضرت امیر، حضرت ڈاکٹر سید احمد خان صاحب ۔ اور حضرت مولانا عبد الحق ودیارتھی صاحب
مندوبین جماعت سرینام کے ساتھ

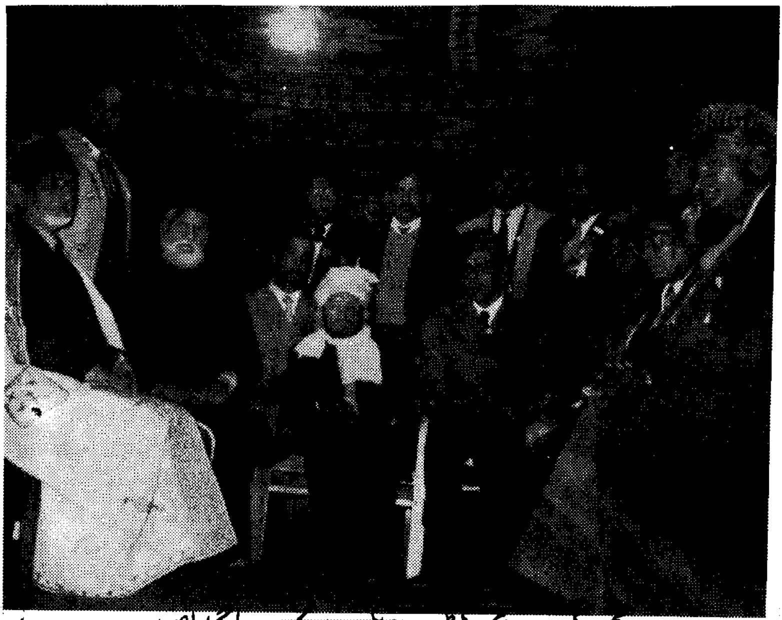

انجمن کی گولڈن جوبلی کی ایک یادگار تصویر

حضرت امیر، حضرت ڈاکٹر سید احمد خان صاحب ۔ اور عمائدین جماعت،
ٹرینیڈاڈ، سرینام، ہالینڈ، جرمنی، انڈونیشیا، جنوبی افریقہ اور ڈھاکہ سے آمدہ مندوبین کے ساتھ۔

لاہور کے دو تاریخی مقامات

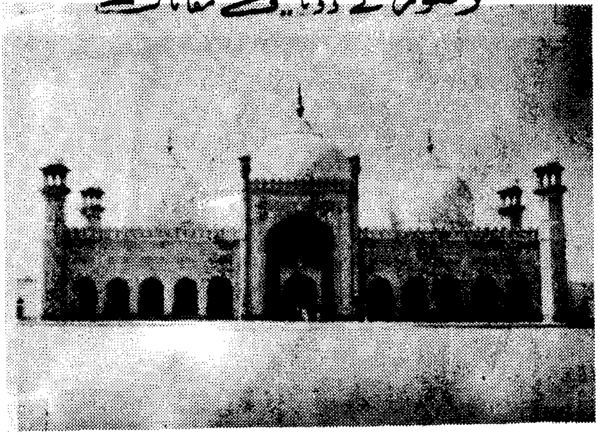

بادشاہی مسجد

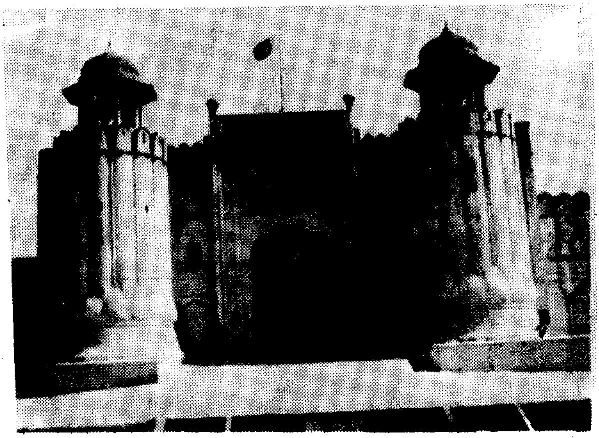

شاہی قلعہ

مبلغ اسلام چوہدری محمد سعید بھٹہ جماعت گھانا کے ساتھ۔

In Blessed Memory of

Moulvi ABDUL AZIZ & Moulvi SUBHAN ALLADIN

Two great luminaries of Ahmadiyya Movement in Guyana (South America)

At the time of the beginning of the Fifteenth century of Islam, as Ahmadi Muslims the world over stand in reflection of the grand Islamic Renaissance that had begun at the head of the last Fourteenth century of Islam with the advent of our beloved Mujaddid and Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the members of the Ahmadiyya Anjuman Ishaat-i-Islam of Guyana pay solemn tribute to the memory of its two great soldiers.

Fired with the zeal for the prevalence of true Islam in the world which had so much pervaded the soul of the world of Ahmadiyyat in the last century, Moulvi Abdul Aziz and Moulvi Subhan Alladin fought valiantly for the cause of Islam which won for us in Guyana great victories most worthy of blessings and favours of Almighty Allah.

In the face of tremendous opposition not only from ignorant Muslims, but also from Hindu and Christian Missionaries, these two stalwarts of Ahmadiyyat gallantly put to flight all who were pitted against them. These two gentlemen educated themselves through the valuable literature produced by the world-wide Ahmadiyya Anjuman Ishaat-i-Islam at Lahore (Pakistan) and especially through the radiant light of the English translation of the Holy Quran by our late and revered Hazrat Maulana Muhammad Ali. Moulvi Aziz and Moulvi Subhan not only dauntlessly defended Islam but did tremendous propagation work throughout their lives. They sacrificed material benefits and comforts for the cause of Islam and showed great Islamic spirit and morality that live on with us today as the guiding examples of true Ahmadiyyat.

Indeed we in Guyana had found them as the brightest luminaries in the firmament of Ahmadiyyat. We are proud to have drawn from them the very spirit of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad. For us they will forever be an abiding inspiration who are now making humble contributions to the grand work of Ahmadiyya Movement in Guyana.

1. Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, Promised Messiah and the Mujaddid of the 14th Century Hijrah, 2. Al-Hajj Hazrat Maulana Noor-ud-Din Sahib, 3. Maulana Abdul Karim Sahib of Sialkot, 4. Sahibzada Abdul Lateef Shaheed, 5. Maulana Muhammad Ali Sahib, 6. Khwaja Kamal-ud-Din Sahib, 7. Dr. Mirza Yakub Beg Sahib, 8. Dr. Syed Muhammad Hussain Shah Sahib, 9. Sheikh Rahmatullah Sahib, 10. Maulana Abdul Haque Vidyarthy Sahib, 11, Maulana Muhammad Yakub Khan Sahib, 12. Maulana Ismatullah Sahib, 13. Maulana Mirza Wali Ahmad Sahib, 14. Maulana Dost Muhammad Sahib, 15. Maulana Abdul Rahman Misri Sahib, 16. Dr. Basharat Ahmad Sahib, 16. Choudhary Manzoor Elahi Sahib, 18. Syed Asadullah Shah Sahib, 19. Maulana Ghulam Hassan Khan Niazi Sahib, 20. Maulana Azeez Bakhsh Sahib, 21. Abdul Jabbar Badshah Sahib, 22. Maulana Abdul Hadi Khan Sahib, 23. Mian Ghulam Rasul Sahib, 24. Maulvi Ameer Ali of Trinidad, 25. Sheikh Ghulam Qadir Sahib, 26. Alhajj Mumtaz Ahmad Faruqui, 27. Mirza Masum Beg Sahib, 28. Maulana Mustafa Khan Sahib, 29. Maulana Murtaza Khan Sahib, 30. Maulana Ahmad Yar Sahib, 31. Dr. Sheikh Muhammad Abdullah, 32. Maulana Aftab-ud-Din Ahmad, 33. Maulana Umar Din Shimlavi, 34. Maulana Muhammad Yahya of Debgaran, 35. Chaudhry Zahoor Ahmad Sahib, 36. Muhammad Yasien Sahib of Nikeiri, Suriname, 37. Dr. Ghulam Muhammad Sahib, 38. Syed Ghulam Mustafa Shah Sahib, 39. Alhajj Khwaja Nazir Ahmad, 40. Alhajj Aziz Ahmad Sahib of Trinidad, 41. Al-hajj Sheikh Mian Muhammad Sahib, 42. Sheikh Mian M. Ismail Sahib, 43. Sheikh Niaz Ahmad Sahib, 44. Sheikh Ata Ullah Sahib of Multan, 45. Sheikh Fazalur Rahman Sahib, 46. Haji Sheikh Maula Bakhsh Sahib, 47. Sheikh Muhammad Yusuf Garanthi, 48. Maulana Ahmad Sahib, 49. Maulana Abdus Sattar Sahib, 50. Maulvi Muhammad Yameen Sahib, 51. Maulvi Muhammad Yakub Sahib, 52. Mir Mudassar Shah Sahib, 53. Syed Tassaduq Hussain Qadri, 54. N. Akhar Khan of Burma, 55. Sh. Inamul Haq Sahib, 56. Col. Syed Bashir Hussain, 57. Mian Ghulam Haider Tamim, 58. Ch. Muhammad Saeed Bhutta.

THE MEN WHO CHANGED THE COURSE OF HISTORY

Looking back about a hundred years, the era was the beginning of the 14th century Hijrah. Islam was being subjected to attacks by the Christian missionaries and Arya Samajits. Slanderous attacks were being made on the Holy Prophet Muhammad, peace and blessings of God be upon him. Shiploads of Christian missionaries were landing in newly conquered Muslim lands. At that juncture, one man Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah, stood up in the defence of Islam and his beloved Prophet Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him. He was raised by Allah for crumbling the Cross. He produced most valuable literature portraying the beauteous face of the Founder of Islam and the ever-absorbing teachings of Islam on the one hand, and exploding the myth of the teachings of the Church on the other. He organised a Jama'at to help him fulfil his destined mission of predominance of Islam over other faiths.

According to his wishes, the Holy Qur'an was translated into English and other European languages. Islamic literature was also produced in English and other languages. Missions were opened in the United Kingdom, U.S.A., Germany, Holland, Indonesia etc. and through the consistent efforts of his dedicated followers scales were turned. Today while entering the 15th century Hijrah, how heartening is the world's scene ! The Holy Prophet Muhammad (peace and blessings of God be upon him) has been recognised as the greatest man known to the history of mankind. Christianity has faded as a religion even in those lands which were its bastion. Muslim missionaries are successfully working in all the countries, and mosques are being built in almost all the large cities of Europe and America. This generation of Muslims is reaping the fruits of labour of the Promised Messiah and his companions and followers, the men who placed religion above all other worldly affairs and made supreme sacrifices for this day to dawn. No historian can ignore their great efforts, as but for these men of the blessed memory, whose names appear on the next page, the course of history would have been different than what it is now.

FOREWORD

This Brochure presents the programme of the 66th anniversary of the Ahmadiyya Anjuman Ishaat-i-Islam Lahore, to be held at Dar-us-Salam, Lahore, from the 25th to 28th December 1980, and cordially invites the readers to attend this religious gathering. The forthcoming function has a peculiar significance of being the last annual meeting of the fourteenth century Hijrah, as well as the first meeting of the fifteenth century of the Islamic era. The Anjuman has completed 66 years of its life and it would be the proper occasion to review its accomplishments, and in the light of this assessment, to formulate the programme to be pursued in the coming years.

Our Ahmadi brethren have been fortunate in accepting the Mujaddid of the fourteenth century, who was also the Promised Messiah and Mahdi, and was earnestly awaited in the beginning of the past century. Those who enrolled themselves, under his banner, for the service of Islam, have certainly achieved something; and those who chose to wait are still waiting, and the century is over. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be on him) had foretold that Islam would prevail over all religions when the Messiah of this Umma makes his apprearance. It is for this great Mission that we are exerting, and it is for this noble cause that we invite you to join hands with us.

An esteemed friend from the U.S.A. (M. Muhammad Abdullah) proposed that our Ahmadi brethren all over the world may contribute towards the production of this brochure by advertising their goods in these pages as well as paying for the space that is utilised for projecting the life-stories and valuable services of the pioneers of this Anjuman and those who were the first to heed the call of the Mujaddid.

We welcome the delegates from various countries in the East and the West, who have kindly responded to our invitation and agreed to attend the forthcoming moot. Their names are given on another page. We have tried to make this brochure bi-lingual as far as it was feasible. However, the Programme is given in English.

MASUD BEG MIRZA,
GENERAL SECRETARY

October 26, 1980

DELEGATES FROM OVERSEAS COUNTRIES

The following ladies and gentlemen have so far kindly promised to attend the Annual Gathering in Lahore as representatives of their Jamaats:

U.S.A.

Begum and Maulana Muhammad Abdullah.
Mrs. Khalila Ali. Mr. Imam Nur-ud-Din.

INDONESIA

Prof. Dr. Ahmad Muhammad, President. Mr. H. Soetjipto S. H., Vice-president. Mr. S. A. Syurayuda. Mr. Yatimin.

HOLLAND

Mr. Muhammad Yahya, President, Amsterdam. Maulana B. Jaggoe, Muslim Missionary, Holland. Mr. P. Rahmat Ullah, Member. Mr. Ameer Muhammad Jacob, Member. Mr. Ibrahim Sahamat, Member. Mr. and Mrs. Roshan Ali, Members. Mrs. Abdul Karim, Member. Mrs. Liakat Hussain, Member. Mr. and Mrs. Nasrullah Asghar Ali, Members. Mr. and Mrs. Shakur Hosseni, Members. Mr. and Mrs. Ramazan Abdul Subhan, Members. Mr. and Mrs. Mol. Nabibakhsh, Members. Mr. Noor Muhammad Sardar, President, Hague. Mrs. Piergoolam, Member.
(Three more delegates are also expected from Holland)

UNITED KINGDOM

Dr. A. K. Pasha Saeed. Mrs. Shahid Aziz, Begum Razia Faruqui.

FIJI ISLANDS

Maulana Hafiz Sher Muhammad, Muslim Missionary.
Mr. Shaukat Ali, Secretary.

SURINAME

Mr. and Mrs. Rashid Pir Khan. (More names are awaited).

GUYANA

Names of delegates are still awaited.

KASHMIR (INDIA)

A few delegates are trying to get Pakistan-Visas.

We have our pious members in Lahore — The Promised Messiah

AHMADIYYA ANJUMAN ISHA'AT-I-ISLAM
L A H O R E

was founded by some of the ablest and most cherished companions of the Promised Messiah such as Maulana Muhammad Ali, Khwaja Kamal-ud-Din, Dr. Mirza Yaqub Beg, Dr. Syed Muhammad Hussain Shah and Sheikh Rahmat Ullah. Maulana Muhammad Ali's unique contributions to Islamic thought, and Khwaja Kamal-ud-Din's missionary activities in the West ushered in an era of Islamic Renaissance in the early twenties of this century. The present resurgence of the Muslim world derives much of its inspiration from the reinterpretation and projection of Islam in its true colours by the LAHORE Ahmadiyya Movement through its literature and translations of the Holy Quran in different languages of the world. The services rendered towards the revival of Islam by the Lahore Ahmadiyya Movement were acclaimed by all sections of Muslims. The following reviews on the works of Maulana Muhammad Ali present a correct assessment of the work and mission of the Ahmadiyya Movement :

"Probably no man living has done longer or more *valuable service for the cause of Islamic revival* than Maulvi Muhammad Ali of LAHORE . . who has on his mind the shame of the Muslim decadence of the past five centuries *and in his heart the hope of the revival, of which signs can now be seen on every side.*"

— Marmaduke Pickthall

"To deny the excellence of Maulvi Muhammad Ali's translation . ... would be to deny the light of the sun .... This translation certainly *helped in bringing thousands of non-Muslims to the Muslim fold and hundreds of thousands of unbelievers much near Islam*".

— Maulana Abdul Majid Daryabadi

Born — DECEMBER, 1874.

Died — OCTOBER, 1951.

HAZRAT MAULANA MUHAMMAD ALI

66th Annual Gathering
of this world-renowned Anjuman is being held from
25th to 28th December, 1980.
About Forty Delegates from USA, Indonesia, Fiji Islands, Holland, Surinamе, Guyana and other countries are expected to attend this Special Gathering to Celebrate the Beginning of the 15th Century Hijrah